حضرت عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

انجیل شریف کے ۲۷ پاروں میں سے پہلا پارہ
جو متی رسول کی معرفت لکھا گیا

رکوع ۱
سیدنا عیسیٰ المسیح کا شجرہ نسب

(۱)سیدنا عیسیٰ المسیح ابن داؤد ابن ابرہام کا نسب نامہ ۔(۲)ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا اور اضحاق سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یہوداہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے۔(۳)اور یہوداہ سے فارص اورازراح تمر سے پیدا ہوئے۔ اور فارص سے حصرون پیدا ہوا اور حصرون سے رام پیدا ہوا۔(۴)اور رام سے عمینداب پیدا ہوا اور عمینداب سے نحسون پیدا ہوا اور نحسون سلمون پیدا ہوا۔(۵)اور سلمون سے بوعز راحب سے پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید روت سے پیدا ہوا اور عوبید سے یسی پیدا ہوا۔(۶) اور یسی سے داؤد پیدا ہوا۔

اور داؤد سے سلیمان اس عورت پیدا ہوا جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی۔(۷)اور سلیمان سے رحبعام پیدا ہوا اور رحبعام سے ابیاہ پیدا ہوا اور ابیاہ سے آسا یہ پیدا ہوا۔(۸)اور آسا سے یہوسفط پیدا ہوا اور یہوسفط سے یورام پیدا ہوا اور یورام سے عزیا پیدا ہوا ۔(۹) اور عزیاہ سے یوتام پیدا ہوا اور یوتام سے آخز پیدا ہوا اور آخز سے حزقیاہ پیدا ہوا۔(۱۰)اور حزقیاہ سے منسی پیدا ہوا اور منسی سے امون پیدا ہوا اور امون سے یوسیاہ پیدا ہوا ۔(۱۱) اور گرفتار ہو کر بابل جانے کے زمانہ میں یوسیاہ سے یکونیاہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے۔

(۱۲)اور گرفتار ہو کر بابل جانے کے بعد یکونیاہ سے سیالتی ایل پیدا ہوا اور سیالتی ایل سے زر بابل پیدا ہوا۔ (۱۳)اور زر بابل سے ابیہود پیدا ہوا اور ابیہود سے الیاقیم پیدا ہوا اور الیاقم سے عازور پیدا ہوا۔ (۱۴) اور عازور سے صدوق پیدا ہوا اور صدوق سے اخیم پیدا ہوا اور اخیم سے الیہود پیدا ہوا۔(۱۵)اور الیہود سے الیعزر پیدا ہوا اور الیعزر سے متان پیدا ہوا اور متان سے یعقوب پیدا ہوا۔(۱۶)اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا۔ یہ بی بی مریم کا شوہر تھے جن سے سیدنا عیسیٰ پیدا ہوئے جو" مسیح "کہلاتے ہیں۔

(۱۷)پس سب پشتیں ابرہام سے داوٗد تک چودہ پشتیں ہوئیں اور داوٗد سے لے کر گرفتار ہو کر بابل جانے تک چودہ پشتیں اور گرفتار ہو کر بابل جانے سے لے کر مسیح تک چودہ پشتیں ہوئیں۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کی ولادتِ مبارک

(۱۸)اب سیدنا عیسیٰ المسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم بتولہ کی منگنی حضرت یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روحِ پاک کی قدرت سے حاملہ پائی گئیں۔(۱۹) پس ان کے شوہر حضرت یوسف نے جو متقی اور پرہیزگار تھے اور آپ کو بدنام کرنا نہیں چاہتے تھے آپ کو چپکے سے چھوڑدینے کا ارادہ کیا۔(۲۰)وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہے تھے کہ پروردگار کے فرشتہ نے آپ کو خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابن داوٗد! اپنی زوجہ مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈرو کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح پاک کی قدرت سے ہے (۲۱)اس کے بیٹا ہوگا اور تم اس کا نام عیسیٰ رکھنا وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔(۲۲) یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو پروردگار نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ

(۲۳) دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی

اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے

جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔(۲۴)پس حضرت یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا اللہ وتبارک تعالیٰ کے فرشتہ نے انہیں حکم دیا تھا اور آپ اپنی زوجہ محترمہ کو اپنے ہاں لے آئے۔(۲۵)اور انہیں نہ جانا جب تک آپ کے بیٹا نہ ہوا اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔

رکوع ۲

مجوسیوں کی آمد

(۱) جب سیدنا عیسیٰ المسیح ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوئے تو دیکھو کئی مجوسی پورب سے یروشلیم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ (۲) یہودیوں کا بادشاہ جو پیدہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔(۳) یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اس کے ساتھ یروشلیم کے سب لوگ گھبرا گئے ۔(۴) اور اس نے قوم کے سب امامِ اعظموں اور شرح کے عالموں کو جمع کرکے ان سے پوچھا کہ " مسیح" کی ولادت کہاں ہونی چاہیے ؟(۵)انہوں نے اس سے کہا یہودیہ کے بیت لحم میں کیوں کہ نبی کی معرفت یوں لکھا گیاہے کہ

(۶) اے بیت لحم یہوداہ کے علاقے

تو یہوداہ کے حاکموں میں ہر گز سب سے چھوٹا نہیں۔

کیوں کہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا

جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔

(۷) اس پر ہیرودیس نے مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر ان سے تحقیق کی کہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا۔(۸) اور یہ کہہ کر انہیں بیت الحم کو بھیجا کہ جا کر اس بچے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو اور جب وہ ملے تو مجھے خبر دو تا کہ میں بھی آکر اسے سجدہ کروں۔(۹)وہ بادشاہ کی بات سن کر روانہ ہوئے اور دیکھو جو ستارہ انہوں نے پورب میں دیکھا تھا وہ ان کے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ اس جگہ کے اوپر جا کر ٹھہر گیا جہاں وہ بچہ تھا۔(۱۰) وہ ستارے کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔(۱۱) اور اس گھر میں پہنچ کر بچے کو اس کی والدہ حضرت مریم بتولہ کے پاس دیکھا اور اس کے آگے گر کر سجدہ ریز ہوئے اور اپنے ڈبے کھول کر سونا اور لبان اور مُر اس کو نذر کیا۔(۱۲) اور ہیرودیس کے پاس پھر نہ جانے کی ہدایت خواب میں پا کر دوسری رہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔

مصر کی جانب ہجرت

(۱۳) جب وہ روانہ ہوگئے تو دیکھو اللہ و تبارک تعالیٰ کے فرشتہ نے حضرت یوسف کو کشف میں دکھائی دے کر کہا اٹھو، بچے اور اس کی والدہ کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جاؤ اور جب تک کہ میں تم سے نہ کہوں وہیں رہنا کیوں کہ ہیرودیس اس بچے کو تلاش کرنے کو ہے تا کہ اسے ہلاک کرے۔(۱۴) پس وہ اٹھے اور رات کے وقت بچے اور اس کی والدہ کو ساتھ لے کر مصر کو ہجرت کر گئے۔(۱۵) اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں قیام کیا جو پروردگارِ عالم نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ مصر میں سے میں نے اپنے محبوب کو بلایا۔

قتلِ معصوماں

(۱۶) جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے میرے ساتھ مذاق کیا تو نہایت غصے ہوا اور آدمی بھیج کر بیت لحم اور اس کی سب سرحدوں کے اندر کے ان سب لڑکوں کو قتل کروادیا جو دو دو برس کے یا اس سے چھوٹے تھے۔ اس وقت کے حساب سے جو اس نے مجوسیوں سے تحقیق کی تھی۔(۱۷) اس وقت وہ بات پوری ہوئی جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی کہ

(۱۸) رامہ میں آواز سنائی دی۔
رونا اور بڑا ماتم
راخل اپنے بچوں کو رورہی ہے
اور تسلی قبول نہیں کرتی اس لئے کہ وہ نہیں ہیں۔

مصر سے واپسی

(۲۱) جب ہیرودیس مر گیا تو دیکھو اللہ و تبارک تعالیٰ کے فرشتہ نے مصر میں حضرت یوسف کو کشف میں دکھائی دے کر کہا کہ (۲۰) اٹھو اس بچے اور اس کی والدہ لے کر اسرائیل کے ملک میں چلے جاؤ جو بچے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے۔(۲۱) پس وہ اٹھے اور بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر اسرائیل کے ملک میں

تشریف لے آئے ۔ (۲۲) مگر جب سنا کہ ارخلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہودیہ میں بادشاہی کرتاہے تو وہاں جانے سے ڈرے اور کشف میں ہدایت پا کر گلیل کے علاقہ کو تشریف لے گئے ۔(۲۳) اور ناصرۃ نام ایک شہر میں جا بسے تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھاوہ پورا ہو کہ وہ(یعنی سید ناعیسیٰ) ناصری کہلائیں گے ۔

رکوع ۳

حضرت یحییٰ اصطباغی دینے والی کی تبلیغ

(۱)ان دنوں میں حضرت یحییٰ اصطباغ دینے والے تشریف لائے اور یہودیہ کے بیابان میں یہ تبلیغ کرنے لگے کہ (۲) توبہ کروکیونکہ "آسمان کی بادشاہی" نزدیک آگئی ہے۔(۳) یہ وہی ہیں جن کا ذکر یسعیاہ نبی کی معرفت یوں ہوا کہ

بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ

پروردگار کی راہ تیار کو

اس کے راستے سیدھے بناؤ۔

(۴) حضرت یحییٰ اونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنے اور چمڑے کا پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتے تھے اور آپ کی خوراک ٹڈیاں اور جنگلی شہد تھا۔(۵)اس وقت یروشلیم اور سارے یہودیہ اور یردن کے گردونواح کے سب لوگ نکل کرآپ کے پاس گئے ۔ (۶)اور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے دریائے یردن میں آپ سے اصطباغ لیا۔ (۷) مگر جب آپ نے بہت سے فریسیوں ، اور صدوقیوں کو اصطباغ کے لئے اپنے پاس آتے دیکھا تو ان سے فرمایا اے سانپ کے بچو! تم کو کس نے جتادیا کہ آنے والے غضب سے بھاگو؟ (۸) پس توبہ کے موافق پھل لاؤ۔(۹)اور اپنے دلوں میں یہ کہنے کا خیال نہ کرو کہ ابرہام ہمارے جدِامجد ہے کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ پروردگارِ عالم ان پتھروں سے ابرہام کے لئے اولاد پیدا کرسکتے ہیں۔ (۱۰) اور اب درختوں کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہواہے۔ پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔(۱۱)میں تو تم کو توبہ کے لئے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن جو میرے بعد آتے ہیں وہ مجھ سے زورآور ہیں۔ میں ان کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تم کوروحِ پاک اور آگ سے اصطباغ دیں گے ۔ (۱۲) ان کا چھاج ان کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیہان کو خوب صاف کرے گا اور اپنے گیہوں کو توکھتے میں جمع کرے گا بھوسی کو اس آگ میں جلائے گا جو بجھنے کی نہیں۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کا اصطباغ

(۱۳) اس وقت عیسیٰ المسیح گلیل سے یردن کے کنارے حضرت یحییٰ کے پاس ان سے اصطباغ لینے تشریف لائے۔(۱۴) مگر حضرت یحییٰ یہ کہہ کرآپ کو منع کرنے لگے کہ میں توآپ سے اصطباغ لینے کا محتاج ہوں اورآپ میرے پاس تشریف لائے ہیں؟ (۱۵) سیدنا عیسیٰ المسیح نے فرمایا اب تم ہونے ہی دو کیونکہ ہمیں اسی طرح ساری نیکی پوری کرنا مناسب ہے۔ اس پر انہوں نے ہونے دیا۔(۱۶) اور سیدنا عیسیٰ المسیح اصطباغ لے کر فی الفور پانی سے کے پاس سے اوپر تشریف لائے اور دیکھوآپ کے لئے آسمان کھل گیا اور حضرت یحییٰ نے روحِ خدا کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا۔(۱۷) اور دیکھوآسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا محبوب ہے جس سے میں خوش ہوں۔

رکوع ۴

سیدنا عیسیٰ المسیح کی آزمائش

(۱) اس وقت روحِ پاک سیدنا عیسیٰ کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمائیں جائیں۔ (۲)اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کرکے آخر کوآپ کو بھوک لگی۔ (۳) اور آزمانے والے نے پاس آکرآپ سے کہا اگر تم ابن اللہ ہو تو فرماؤ کہ یہ پتھر روٹیاں بن جائیں۔ (۴) آپ نے جواب میں فرمایا لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہیگا بلکہ ہر بات سے جو اللہ وتبارک تعالیٰ کے منہ سے نکلتی ہے۔ (۵) تب ابلیس آپ کو مقدس شہر میں لے گیا اور بیت اللہ کے کنگرے پر کھڑا کرکے آپ سے کہا۔ (۶) اگر تم ابن اللہ ہو تو اپنے تئیں نیچے گرادو کیونکہ لکھا ہے کہ

وہ تمہاری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا

اور وہ تمہیں ہاتھوں پر اٹھالیں گے

ایسا نہ ہو کہ تمہارے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس لگے۔

(۷)سیدنا عیسیٰ المسیح نے اس سے فرمایا یہ بھی لکھا ہے کہ تم رب العالمین کی آزمائش نہ کرو۔ (۸) پھر ابلیس آپ کو بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی سب سلطنتیں اور ان کی شان وشوکت آپ کو دکھائی۔(۹) اور آپ سے کہا کہ اگر تم جھک کرمجھے سجدہ کرو تو یہ سب کچھ تمہیں دے دوں گا۔(۱۰) سیدنا عیسیٰ المسیح نے اس سے فرمایا اے شیطان

مردود دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تم اپنے پروردگار کو سجدہ کرو اور صرف اسی کی عبادت کرو۔(۱۱) ابلیس آپ کے پاس سے چلا گیا اور دیکھو فرشتے آکر آپ کی خدمت کرنے لگے۔

علاقہ گلیل سے سیدنا عیسیٰ المسیح کی تبلیغ کا آغاز

(۱۲) جب آپ نے سنا کہ حضرت یحییٰ پکڑوادیئے گئے ہیں تو گلیل کو ہجرت کرگئے ۔(۱۳) اور ناصرۃ کو چھوڑ کر کفر نحوم جو جھیل کے کنارے زبولون اور نفتالی کی سرحد پر ہے۔(۱۴) تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پوا ہو کہ۔

(۱۵) زبولون کا علاقہ اور نفتالی کا علاقہ دریا کی راہ یردن کے پار غیر قوموں کی گلیل

(۱۶)یعنی جو لوگ اندھیرے میں بیٹھے تھے

انہوں نے بڑی روشنی دیکھی

اور جو موت کے ملک اور سایہ میں بیٹھے تھے ان پر روشنی چمکی

(۱۷) اس وقت سے سیدنا عیسیٰ المسیح نے تبلیغ کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔

چار ماہی گیروں کا چناؤ

(۱)اور آپ نے گلیل کی جھیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں یعنی شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اس کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے(۱۹) اور ان سے فرمایا میرے پیچھے چلے آؤمیں تم کو آدم گیر بناؤں گا(۲۰) وہ فوراً چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہولئے۔(۲۱) اور وہاں سے آگے بڑھ کر آپ نے اور دو بھائیوں یعنی زبدی کے بیٹے یعقوب اور اس کے بھائی یحییٰ کو دیکھا کہ اپنے والد زبدی کے ساتھ کشتی پر اپنے جالوں کی مرمت کررہے ہیں اور ان کو بلایا۔(۲۲) وہ فوراً کشتی اور اپنے والد کو چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہولئے

تعلیمی، عبادتی اور شفائیہ تبلیغ

(۲۳) اور سیدنا عیسیٰ المسیح تمام گلیل میں پھرتے رہے اور ان کے عبادت خانوں، میں تعلیم دیتے اور بادشاہی کی خوشخبری کی تبلیغ کرتے اور لوگوں کی ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کرتے رہے۔(۲۴) اور آپ کی شہرت تمام سوریہ میں پھیل گئی اور لوگ سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماریوں اور تکلیفوں میں گرفتار تھے اور ان کو جن میں بدروحیں تھیں اور مرگی والوں اور مفلوجوں کو آپ کے پاس لائے اور آپ نے ان کو اچھا کیا۔(۲۵) اور گلیل اور دکپلس اور یروشلیم اور یہودیہ اور یردن کے پار سے بڑی بھیڑ آپ کے پیچھے ہولی۔

رکوع ۵

خطبة الجبل

(۱) آپ اس بھیڑ کو دیکھ کر ایک اونچی جگہ پر تشریف لے گئے اور جب بیٹھ گئے تو آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس آئے (۲) اور پھر آپ اپنی زبانِ مبارک سے یوں ارشاد فرمانے لگے۔

حقیقی خوشی

(۳) مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔
(۴) مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔
(۵) مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔
(۶) مبارک ہیں وہ جو نیکی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔
(۷) مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔
(۸) مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ اللہ و تبارک تعالیٰ کو دیکھیں گے۔
(۹) مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ پروردگار کے پیارے کہلائیں گے۔

(۱۰) مبارک ہیں وہ جو نیکی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ "آسمان کی بادشاہی" ان ہی کی ہے۔(۱۱) جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہوگے۔(۱۲) خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے اس لئے کہ لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔

نمک اور نور

(۱۳) تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر نمک مزہ جاتا رہے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائے گا؟ پھر وہ کسی کام کا نہیں سوا اس کے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں کے نیچے روندا جائے۔(۱۴) تم دنیا کے نور ہو۔ جو شہر پہاڑ پر بسا ہے وہ چھپ نہیں سکتا۔(۱۵) اور چراغ جلا کر پیمانے کے نیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہیں تو اس سے گھر کے سب لوگوں کو روشنی پہنچتی ہے۔(۱۶) اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے پروردگار کی جو آسمان پر تمجید کریں۔

اکمالِ شریعت

(۱۷) یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔(۱۸) کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہر گز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہوجائے۔(۱۹) پس جو کوئی ان سے چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائے گا وہ "آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو ان پر عمل کرے گا اور ان کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔(۲۰) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری نیکی فقیہوں اور فریسیوں کی نیکی سے زیادہ نہ ہو گی تو تم آسمان کی بادشاہی میں ہر گز داخل نہ ہوگے۔

غصہ کے بارے میں درس

(۲۱) تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔ (۲۲) لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو اس کو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنم کا سزاوار ہوگا۔ (۲۳) پس اگر تم قربان گاہ پر اپنی قربانی پیش کررہے ہو اور وہاں تمہیں یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے کچھ شکایت ہے۔ (۲۴) تو وہیں قربان گاہ کے آگے اپنی قربانی چھوڑ دو اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کرو۔ تب آکر اپنی قربانی پیش کرو۔ (۲۵) جب تک اپنے مدُعی کے ساتھ راہ میں ہو اس سے جلد صلح کرلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مدُعی تمہیں منصف کے حوالہ کردے اور منصف تمہیں سپاہی کے حوالہ کردے اور تم قید خانہ میں ڈالے جاؤ۔ (۲۶) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم کوڑی کوڑی ادا نہ کردو گے وہاں سے ہرگز نہ چھوٹو گے۔

زنا کے بارے میں درس

(۲۷) تم سن چکے ہو کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا۔ (۲۸) لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے برُی خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کرچکا۔ (۲۹) اگر تمہاری دہنی آنکھ تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دو کیوں کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تمہارے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تمہارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ (۳۰) اور اگر تمہارا دہنا ہاتھ تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اس کو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دو کیونکہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تمہارے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تمہارا سارا بدن جہنم میں نہ جائے۔

طلاق کے بارے میں درس

(۳۱) یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی بیوی کو چھوڑے اسے طلاق نامہ لکھ دے۔ (۳۲) لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑدے وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔

قسم کے بارے میں درس

(۳۳) پھر تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ اپنی قسمیں پروردگار کے لئے پوری کرنا۔(۳۴) لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا، نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ رب العالمین کا تخت ہے۔(۳۵) نہ زمین کی کیونکہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے۔ نہ یروشلیم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے۔(۳۶) نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تم ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کرسکتے۔ (۳۷) بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے وہ بدی سے ہے

بدلہ لینے کے بارے میں درس

(۳۸) تم سن چکے ہو کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ (۳۹) لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تمہارے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ (۴۰) اور اگر کوئی تم پر نالش کرکے تمہارا کُرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دو۔(۴۱)اور جو کوئی تمہیں ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلے جاؤ۔(۴۲)جو کوئی تم سے مانگے اسے دو اور جو تم سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑو۔

دشمنوں کے لئے محبت

(۴۳) تم سن چکے ہو کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھو اور اپنے دشمن سے عداوت۔ (۴۴)لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو۔(۴۵) تاکہ تم اپنے پروردگار کے جو آسمان پر ہے پیارے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور دیانتدار اور بددیانت دونوں پر مینہ برساتا ہے۔(۴۶) کیونکہ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارا لئے کیا اجر ہے؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟(۴۷)اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو؟مشرکین بھی ایسا نہیں کرتے؟(۴۸) پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا پروردگار کامل ہے۔

رکوع ٦

خیرات کے بارے میں درس

(۱) خبردار اپنے دیانتداری کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے پروردگار کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لئے کچھ اجر نہیں ہے۔ (۲) پس جب تم خیرات کرو تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا جیسا منافق عبادت خانوں اور کوچوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی بڑائی کریں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ (۳) بلکہ جب تم خیرات کرو تو جو تمہارا دہنا ہاتھ کرتا ہے اسے تمہارا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ (۴) تاکہ تمہاری خیرات پوشیدہ رہے۔ اس صورت میں تمہارا پروردگار جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تمہیں اجر دے گا۔

دعا کے بارے میں درس

(۵) اور جب تم دعا کرو تو منافقوں کی مانند نہ بنو کیونکہ وہ عبادت خانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کو دیکھیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ (٦) بلکہ جب تم دعا کرو تو اپنی کوٹھڑی میں جاؤ اور دروازہ بند کر کے اپنے پروردگار سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کرو۔ اس صورت میں تمہارا پروردگار جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تمہیں اجر عطا کرے گا۔ (۷) اور دعا کرتے وقت مشرکین کی طرح طرح بک بک نہ کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب سے ہماری سنی جائے گی۔ (۸) پس ان کی مانند نہ بنو کیوں کہ تمہارا پروردگار تمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو (۹) پس تم اس طرح دعا کیا کرو کہ اے ہمارے باپ (پروردگار) آپ جو آسمان پر ہیں آپ کا نام پاک مانا جائے۔ (۱۰) آپ کی بادشاہی آئے۔ آپ مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ (۱۱) ہماری روز کی روٹی آج ہمیں عطا کیجئے۔ (۱۲) اور جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے آپ بھی ہمارے قرض معاف کیجئے۔ (۱۳) اور ہمیں آزمائش میں نہ لائیے بلکہ برائی سے بچائیے۔ (کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ آپ ہی کے ہیں آمین۔) (۱۴) اس لئے کہ اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا پروردگار بھی تم کو معاف کرے گا۔ (۱۵) اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا پروردگار بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا

روزہ کے بارے میں درس

(۱۶) اور جب تم روزہ رکھو تو منافقین کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تا کہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔(۱۷) بلکہ جب تم روزہ رکھو تو اپنے سر میں تیل ڈالو اور منہ دھو۔(۱۸) تا کہ آدمی نہیں بلکہ تمہارا پروردگار جو پوشیدگی میں ہے تمہیں روزہ دار جانے۔ اس صورت میں تمہارا پروردگار جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تمہیں اجر عطا کرے گا۔

آسمان میں خزانہ

(۱۹) اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔(۲۰) بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔(۲۱) کیونکہ جہاں تمہارا مال ہے وہیں تمہارا دل بھی لگا رہے گا۔

بدن کا چراغ

(۲۲) بدن کا چراغ آنکھ ہے۔ پس اگر تمہاری آنکھ درست ہو تو تمہارا سارا بدن روشن ہو گا۔(۲۳) اور اگر تمہاری آنکھ خراب ہو تو تمہارا سارا بدن تاریک ہوگا۔ پس اگر وہ روشنی جو تم میں ہے تاریکی ہو تو تاریکی کیسی بڑی ہو گی!۔

خدا تعالیٰ اور دولت

(۲۴) کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کرسکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا۔ تم خدا تعالیٰ اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کرسکتے۔(۲۵) اس لئے میں تم سے کہتا ہوں اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ (۲۶) ہوا کے پرندوں کو دیکھو نہ بوتے ہیں نہ کاتتے۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا پروردگار ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ (۲۷) تم میں ایسا کون ہے جو فکر کرکے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟ (۲۸) اور پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ وہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں۔(۲۹) تو بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ سلیمان بھی باوجود اپنی ساری شان وشوکت کے ان میں سے کسی کی مانند ملبّس نہ تھا۔(۳۰) پس جب پروردگار میدان کی گھاس کو جو آج ہے کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے

کم اعتقادو تم کو کیوں نہ پہنائے گا؟ (۳۱) اسلئے فکر مند ہو کر یہ نہ کھو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پیئں گے یا کیا پہنے گئے؟ (۳۲) کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں مشرکین رہتے ہیں اور تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم ان سب چیزوں کے محتاج ہو۔ (۳۳) بلکہ تم پہلے اس کی بادشاہی اور اس کی سچائی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔ (۳۴) پس کل کے لئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کرلے گا۔ آج کے لئے آج ہی کا دکھ کافی ہے۔

رکوع ۷

عیب جوئی

(۱) عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ (۲) کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔ (۳) تم کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتے ہو اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتے؟ (۴) اور جب تمہاری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تم اپنے بھائی سے کیوں کر کہہ سکتے ہو کہ لاؤ تمہاری آنکھ سے تنکا نکال دوں؟ (۵) اے منافقو پہلے اپنی آنکھ میں سے شہتیر نکالو پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکو گے۔

(۶) پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو پاؤں تلے روندیں اور پلٹ کر تم کو پھاڑیں۔

مانگو، ڈھونڈو، پاؤ۔

(۷) مانگو تو تم کیا عطا کیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ (۸) کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جائے گا۔ (۹) تم میں ایسا کون سا آدمی ہے کہ اگر اس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے تو وہ اسے پتھر دے؟ (۱۰) یا اگر مچھلی مانگے تو اسے سانپ دے؟ (۱۱) پس جب کہ تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا پروردگار جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ عطا فرمائے گا؟ (۱۲) پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔

تنگ دروازہ

(۱۳) تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور اس سے داخل ہونے والے بہت ہیں۔(۱۴) کیونکہ وہ دراوزہ تنگ ہے اور وہ راستہ سکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اس کے پانے والے تھوڑے ہیں۔

درخت اور اس کے پھل

(۱۵) جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑئیے ہیں۔(۱۶)ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے ۔کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟(۱۷) اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برادرخت برا پھل لاتا ہے ؟(۱۸) اچھا درخت بُراُ پھل نہیں لاسکتا اور نہ بُرا درخت اچھا پھل لاسکتا ہے ؟(۱۹) جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔(۲۰) پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے۔

میں تمہیں نہیں جانتا

(۲۱) جو مجھ سے اے مولا اے مولا کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک "آسمان کی بادشاہی" میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے پروردگار کی رضا کو پورا کرتا ہے۔(۲۲) اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے مولا، اے مولا! کیا ہم نے آپ کے نام سے نبوت نہیں کی اور آپ کے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور آپ کے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے ؟(۲۳) اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس چلے جاؤ۔

دو معمار

(۲۴)پس جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل کرتا ہے وہ اس عقل مند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا۔(۲۵) اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اس گھر پر ٹکریں لگیں لیکن وہ نہ گرا کیونکہ اس کی بنیاد چٹان پر ڈالی گئی تھی۔(۲۶) اور جو کوئی میری یہ باتیں سنتا ہے اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ اس بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا ۔(۲۷) اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اس گھر کو صدمہ پہنچایا اور وہ گر گیا اور بالکل برباد ہو گیا۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کا اختیار

(۲۸) جب سیدنا عیسیٰ نے یہ باتیں ختم فرمائیں تو ایسا ہوا کہ بھیڑ آپ کی تعلیم سے حیران ہوئی۔ (۲۹) کیونکہ آپ ان کے دینی علماء کی طرح نہیں بلکہ صاحبِ اختیار کی طرح ان کو تعلیم ارشاد فرماتے تھے۔

رکوع ۸

سیدنا عیسیٰ المسیح ایک شخص کو شفا عطا فرماتے ہیں

(۱) جب آپ اس پہاڑ سے تشریف لائے تو بہت سی بھیڑ آپ کے پیچھے ہولی۔ (۲) اور دیکھو ایک کوڑھی نے پاس آکر آپ کو سجدہ کیا اور کہا اے مولا اگر آپ چاہیں تو مجھے شفا عطا کر سکتے ہیں۔ (۳) آپ نے اپنے ہاتھ مبارک بڑھا کر اسے چھوا اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں تم پاک صاف ہوجاؤ۔ وہ فوراً کوڑھ سے پاک صاف ہو گیا۔ (۴) سیدنا عیسیٰ المسیح نے اس سے فرمایا خبردار کسی سے نہ کہنا بلکہ جا کر اپنے تیئں امام کو دکھاؤ اور جو نذر موسیٰ نے مقرر کی ہے اسے گزرانو تا کہ ان کے لئے شہادت ہو۔

صوبہ دار کے نوکر کو شفا عطا فرمانا

(۵) اور جب آپ کفر نحوم میں تشریف لے گئے تو ایک صوبہ دار آپ کے پاس آیا اور آپ کی منت کر کے کہا۔ (۶) اے مولا! میرا خادم فالج کا مارا گھر میں پڑا ہے اور نہایت تکلیف میں ہے۔ (۷) آپ نے اس سے فرمایا میں آکر اس کو شفا دوں گا۔ (۸) صوبہ دار نے جواب میں کہا اے مولا میں اس لائق نہیں کہ آپ میری چھت کے نیچے تشریف لائیں بلکہ صرف اپنی زبانِ مبارک سے فرمادیجیے تو میرا خادم شفا پائے گا۔ (۹) کیونکہ میں بھی دوسرے کے اختیار میں ہوں اور سپاہی میرے ماتحت ہیں اور جب میں ایک سے کہتا ہوں کہ جاؤ تو وہ جاتا ہے اور دوسرے کہ آ تو وہ آتا ہے اور اپنے نوکر سے کہ یہ کر تو وہ کرتا ہے۔ (۱۰) سیدنا عیسیٰ المسیح نے یہ سن کر تعجب کیا اور پیچھے آنے والوں میں سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں نے اسرائیل میں بھی ایسا ایمان نہیں پایا۔ (۱۱) اور میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ "آسمان کی بادشاہی" کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ (۱۲) مگر بادشاہی کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ (۱۳) سیدنا عیسیٰ المسیح نے صوبہ دار سے فرمایا جاؤ جیسا تم نے اعتقاد کیا تمہارے لئے ویسا ہی ہو اور اسی گھڑی خادم نے شفا پائی۔

بہت سے لوگوں کو شفا عطا فرمانا

(۱۴) اور سیدنا عیسیٰ المسیح نے پطرس رسول کے گھر میں آکر ان کی ساس کو تپ میں پڑی دیکھا۔(۱۵) آپ نے اس پر ہاتھ رکھ کر چھوا اور تپ اس پر سے اتر گئی اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور آپ کی خدمت کرنے لگی۔(۱۶)جب شام ہوئی تو آپ کے پاس بہت سے لوگوں کو لائے جن میں بدروحیں تھیں۔آپ نے روحوں کو زبانِ مبارک ہی سے کہہ کر نکال دیا اور سب بیماروں کو شفا عطا فرمائی۔(۱۷) تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت فرمایا گیا تھا وہ پورا ہو کہ اس نے آپ ہماری کمزوریاں لے لیں اور بیماریاں اٹھالیں۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے ہونے والے پیرو کار

(۱۸) جب سیدنا عیسیٰ المسیح نے اپنے گرد بہت سے بھیڑ دیکھی تو پار چلنے کا حکم فرمایا۔(۱۹) اور ایک عالمِ فقہ نے پاس آکر آپ سے کہا استادِ محترم جہاں آپ تشریف لے جائیں گے میں آپ کے پیچھے چلوں گا۔(۲۰) سیدنا عیسیٰ المسیح نے اس سے فرمایا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی جگہ بھی نہیں۔(۲۱) ایک اور صحابی نے آپ سے فرمایا کہ اے مولا مجھے اجازت دیجئے کہ پہلے جا کر اپنے والد کو دفن کروں۔(۲۲) آپ نے اس سے فرمایا تم میرے پیچھے چلو اور مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دو۔

طوفان کو تھمانا

(۲۳) جب آپ کشتی پر تشریف لے گئے تو آپ کے صحابہ کرام آپ کے ساتھ ہولئے۔(۲۴) اور دیکھو جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا کہ کشتی لہروں میں چھپ گئی مگر آپ آرام فرمارہے تھے۔(۲۵)انہوں نے پاس آکر آپ کو جگایا اور کہا اے مولا ہمیں بچائیے! ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔(۲۶) آپ نے ان سے فرمایا اے کم اعتقادو! ڈرتے کیوں ہو؟ تب آپ نے اٹھ کر ہوا اور پانی کو ڈانٹا اور بڑا امن ہوگیا۔(۲۷) اور لوگ تعجب کرکے کہنے لگے یہ کس طرح کا آدمی ہے کہ ہوا اور پانی بھی اس کا حکم مانتے ہیں؟

دو آسیب زدہ اشخاص کو شفا عطا فرمانا

(۲۸) جب وہ اس پار گدرینیوں کے ملک میں تشریف لے گئے تو دو آدمی جن میں بدروحیں تھیں قبروں سے نکل کر آپ سے ملے۔وہ ایسے تندمزاج تھے کہ کوئی اس راستہ سے گذر نہیں سکتا تھا۔(۲۹) اور دیکھو انہوں نے چلا کر کہا اے ابنِ اللہ ہمیں آپ سے کیا کام؟ کیا آپ اس لئے یہاں آئیں ہیں کہ وقت سے پہلے ہمیں عذاب میں

ڈالیں؟ (۳۰) ان سے کچھ دور بہت سے سوروں کا غول چر رہا تھا۔ (۳۱) پس بدروحوں نے آپ کی منت کر کے کہا کہ اگر آپ ہم کو نکالتے ہیں ہمیں سوروں کے غول میں بھیج دیں ۔(۳۲) آپ نے ان سے فرمایا جاؤ۔ وہ نکل کر سوروں کے اندر چلی گئیں اور دیکھو سارا غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور پانی میں ڈوب مرا۔ (۳۳)اور چرانے والے بھاگے اور شہر میں جا کر سب ماجرا اور ان کا احوال جن میں بدروحیں تھیں بیان کیا۔ (۳۴) اور دیکھو سارا شہر سیدنا عیسیٰ المسیح سے ملنے کو نکلا اور آپ کو دیکھ کر منت کی ہماری سرحدوں سے باہر تشریف لے جائیں۔

رکوع ۹

مفلوج کو شفا عطا فرمانا

(۱) پھر آپ کشتی پر تشریف لے گئے اور اپنے شہر میں آئے ۔ (۲) اور دیکھو لوگ ایک مفلوج کو چارپائی پر پڑا ہوا آپ کے پاس لائے ۔ سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان کا ایمان دیکھ کر مفلوج سے فرمایا تسلی رکھو تمہارے گناہ معاف ہوئے ۔(۳) اور دیکھو بعض علم فقہ نے اپنے دل میں کہا یہ کفر بکتا ہے۔(۴)سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان کے خیال معلوم کر کے کہا تم کیوں اپنے دلوں میں بُرے خیال لاتے ہو؟(۵) آسان کیا ہے ۔ یہ کہنا کہ تمہارے گناہ معاف ہوئے یہ کہنا کہ اٹھو اور چلو پھرو۔(۶) لیکن اس لئے کہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے (آپ نے مفلوج سے فرمایا) اٹھو۔ اپنی چارپائی اٹھاو اور اپنے گھر چلے جاؤ۔ (۷) وہ اٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔(۸) لوگ یہ دیکھ کر ڈر گئے اور رب العزت کی تمجید کرنے لگے جس نے آدمیوں کو ایسا اختیار بخشا۔

متی رسول کا بیعت کے لئے بلایا جانا

(۹)سیدنا عیسیٰ المسیح نے وہاں سے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اس سے فرمایا میرے پیچھے ہولو۔وہ اٹھ کر آپ کے پیچھے ہولیا۔ (۱۰)اور جب آپ گھر میں طعام کے لئے بیٹھے تھے تو ایسا ہوا کہ بہت سے محصول لینے والے اور گنہگار آ کر سیدنا عیسیٰ المسیح اور آپ کے صحابہ کرام کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے۔(۱۱) علماء دین نے یہ دیکھ کر آپ کے صحابہ کرام سے کہا تمہارا استاد محصول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟ (۱۲) آپ نے یہ سن کر کہا تندرستوں کو طبیب درکار نہیں بلکہ بیماروں کو۔ (۱۳) مگر تم جا کر اس کے معنی دریافت کرو کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں کیونکہ میں دیانتداروں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں۔

روزہ کے متعلق

(۱۴) اس وقت حضرت یحییٰ کے صحابہ کرام نے آپ کے پاس آکر کہا کیا سبب ہے کہ ہم اور علماء دین تو اکثر روزہ رکھتے ہیں اور آپ کے صحابی روزہ نہیں رکھتے ؟ (۱۵) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا کیا براتی جب تک دُلہا ان کے ساتھ ہے ماتم کرسکتے ہیں ؟ مگر وہ دن آئیں گے کہ دلہا ان سے جُدا کیا جائے گا۔ اس وقت وہ روزہ رکھیں گے۔ (۱۶) کورے کپڑے کا پیوند پرانی پوشاک میں کوئی نہیں لگاتا کیونکہ وہ پیوند پوشاک میں سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور وہ زیادہ پھٹ جاتی ہے۔ (۱۷) اور نئی مے پرانی مشکوں میں نہیں بھرتے ورنہ مشکیں پھٹ جاتی ہیں اور مے بہ جاتی ہے اور مشکیں برباد ہوجاتی ہیں بلکہ نئی مے نئی مشکوں میں بھرتے ہیں اور وہ دونوں بچی رہتی ہیں۔

یائیر کی بیٹی اور بارہ برس کی بیمار عورت

(۱۸) آپ ان سے یہ باتیں فرما ہی رہے تھے کہ دیکھو ایک سردار نے آکر آپ کو سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی ابھی مری ہے لیکن آپ چل کر اپنا ہاتھ اس پر رکھیں تو وہ زندہ ہوجائے گی۔ (۱۹) سیدنا عیسیٰ المسیح اٹھ کر اپنے رسولوں سمیت اس کے پیچھے ہولئے۔ (۲۰) اور دیکھو ایک عورت نے جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا آپ کے پیچھے آکر آپکی کی پوشاک کا کنارہ چھوا۔ (۲۱) کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر صرف آپ کی پوشاک ہی چھولوں گی تو اچھی ہوجاؤں گی۔ (۲۲) سیدنا عیسیٰ المسیح نے پھر کر اسے دیکھا اور کہا بیٹی تسلی رکھو۔ تمہارے ایمان نے تمہیں اچھا کردیا۔ پس وہ عورت اسی گھڑی اچھی ہوگئی۔ (۲۳) اور جب سیدنا عیسیٰ المسیح سردار کے گھر میں تشریف لائے اور بانسلی بجانے والوں کو اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا۔ (۲۴) تو کہا جاؤ کیونکہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔ وہ آپ پر ہنسنے لگے۔ (۲۵) مگر جب بھیڑ نکال دی گئی تو آپ نے اندر جا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور لڑکی اٹھی۔ (۲۶) اور اس بات کی شہرت اس تمام علاقہ میں پھیل گئی۔

دو اندھوں کو شفا عطا فرمانا

(۲۷) جب سیدنا عیسیٰ المسیح وہاں سے آگے بڑھے تو دو اندھے آپ کے پیچھے یہ پکارتے ہوئے چلے کہ اے ابن داؤد ہم پر رحم فرمائیے۔ (۲۸) جب آپ گھر میں پہنچے تو وہ اندھے آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان سے فرمایا کیا تم کو اعتقاد ہے کہ میں یہ کرسکتا ہوں ؟ انہوں نے آپ سے کہا ہاں مولا۔ (۲۹) تب آپ نے ان کی آنکھیں چھو کر کہا تمہارے اعتقاد کے موافق تمہارے لئے ہو۔ (۳۰) اور ان کی آنکھیں کھل گئیں اور آپ نے ان کو تاکید کرکے کہا خبردار کوئی اس بات کو نہ جانے۔ (۳۱) مگر انہوں نے نکل کر اس تمام علاقہ میں آپ کی شہرت پھیلادی۔

ایک گونگے کو شفا عطا فرمانا

(۳۲) جب وہ باہر جارہے تھے تو دیکھو لوگ ایک گونگے کو جس میں بدروح تھی آپ کے پاس لائے ۔ (۳۳) اور جب وہ بدروح نکال دی گئی تو گونگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجب کرکے فرمایا کہ اسرائیل میں ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔ (۳۴) مگر علماء دین نے کہا آپ بدروحوں کے سردار کی مدد سے بدروحوں کو نکالتے ہیں ۔

ہجوم پر ترس

(۳۵) سیدنا عیسیٰ المسیح سب شہروں اور گاؤں میں پھرتے رہے اور ان کے عبادتخانوں میں تعلیم دیتے اور بادشاہی کی خوشخبری کی تبلیغ کرتے اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری دور کرتے رہے۔ (۳۶) اور جب آپ نے اُس بھیڑ کو دیکھا تو آپ کو لوگوں پر ترس آیا کیونکہ وہ ان بھیڑوں کی مانند جن کا چرواہا نہ ہو خستہ حال اور پراگندہ تھے ۔ (۳۷) تب آپ نے اپنے صحابہ کرام سے کہا کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں ۔ (۳۸) پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیج دے ۔

رکوع ۱۰

بارہ رسولوں کی بلاہٹ

(۱) پھر آپ نے اپنے بارہ رسولوں کو پاس بلا کر ان کو ناپاک روحوں پر اختیار بخشا کہ ان کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری دور کریں۔

(۲) اور بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں۔ پہلے شمعون جو پطرس کہلاتے ہیں اور ان کے بھائی اندریاس ، زبدی کا بیٹا یعقوب اور آپ کا بھائی یحییٰ۔ (۳) فلپس او برتلمائی ، توما اور متی محصول لینے والا (۴) حلفئی کا بیٹا یعقوب اور تدی ، شمعون قنانی اور یہوداہ اسکریوتی جس نے آپ کو پکڑوا بھی دیا۔

رسولوں کو بھیجنا

(۵) ان بارہ کو سیدنا عیسیٰ المسیح نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر فرمایا۔

مشرکین کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا ۔ (۶) بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا ۔ (۷) چلتے چلتے یہ تبلیغ کرنا کہ " آسمان کی بادشاہی " نزدیک آگئی ہے ۔ (۸) بیماروں کو اچھا کرنا ، مُردوں کو زندہ کرنا ، کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا ، بدروحوں کو نکالنا ، تم نے مفت پایا مفت دینا ۔ نہ

سونا اپنے کمر بند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے ۔ (۱۰) راستہ کے لئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے ۔ (۱۱) اور جس شہر یا گاؤں میں داخل ہو دریافت کرنا کہ اس میں کون لائق ہے اور جب تک وہاں سے روانہ نہ ہو اسی کے ہاں رہنا ۔ (۱۲) اور گھر میں داخل ہوتے وقت اسے دعائے خیر دینا۔(۱۳)اور اگر وہ لائق ہو تو تمہارا سلام اسے پہنچے اور اگر لائق نہ ہو تو تمہارا سلام تم پر پھر آئے ۔(۱۴) اور اگر کوئی تم کو قبول نہ کرے اور تمہاری باتیں نہ سنے تو اس گھر یا اس شہر سے باہر نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دینا ۔ (۱۵) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن اس شہر کی نسبت سدوم اور عموراہ کے علاقے کا حال زیادہ برداشت کے لائق ہو گا ۔

آنے والے مصائب

(۱۶) دیکھو میں تم کو بھیجتا ہوں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں ۔ پس سانپوں کی مانند ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بے آزار بنو۔(۱۷)مگر آدمیوں سے خبردار رہو کیونکہ وہ تم کو عدالتوں کے حوالہ کریں گے اور اپنے عبادت خانوں میں تم کو کوڑے ماریں گے ۔(۱۸) اور تم میرے سبب سے حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے تا کہ ان کے اور مشرکین کے لئے شہادت ہو۔ (۱۹) لیکن جب وہ تم کو پکڑوائیں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح کہیں یا کیا کہیں کیونکہ جو کچھ کہنا ہو گا اسی گھڑی تم کو بتایا جائے گا ۔ (۲۰) کیونکہ بولنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے پروردگار کا روح ہے جو تم میں بولتا ہے ۔(۲۱) بھائی کو بھائی قتل کے لئے حوالہ کرے گا اور بیٹے کو باپ، اور بیٹے اپنے ماں کے باپ کے برخلاف کھڑے ہو کر ان کو مروا ڈالیں گے ، (۲۲) اور میرے نام کے باعث سب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہی نجات پائے گا ۔ (۲۳) لیکن جب تم کو ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا ۔

(۲۴) شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ نوکر اپنے مالک سے ۔(۲۵) شاگرد کے لئے یہ کافی ہے کہ اپنے استاد کی مانند ہو۔ اور نوکر کے لئے یہ کہ اپنے مالک کی مانند ۔ جب انہوں نے گھر کے مالک کو بعلزبول کہا تو اس کے گھرانے کے لوگوں کو کیوں نہ کہیں گے ؟

کس سے ڈرنا چاہیے ؟

(۲۶) پس ان سے نہ ڈرو کیونکہ کوئی چیز ڈھکی نہیں جو کھولی نہ جائے گی اور نہ کوئی چیز چھپی ہے جو جانی نہ جائے گی ۔(۲۷) جو کچھ میں تم سے اندھیرے میں کہتا ہوں اجالے میں کہو اور جو کچھ تم کان میں سنتے ہو کوٹھوں پر اس کی تبلیغ کرو۔ (۲۸) جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور روح کو قتل نہیں کر سکتے ان سے نہ ڈرو بلکہ اسی سے ڈرو جو روح اور

بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کرسکتا ہے۔(۲۹) کیا پیسے کی دو چڑیاں نہیں بکتیں؟ اور ان میں سے ایک بھی تمہارے پروردگار کی مرضی بغیر زمین پر نہیں گرسکتی ۔(۳۰) بلکہ تمہارے سر کے بال بھی سب گنے ہوئے ہیں (۳۱) پس ڈرو نہیں ، تمہاری قدر تو بہت سی چڑیوں سے زیادہ ہے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے اقرار اور انکار کا نتیجہ

(۳۲) پس جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرے گا میں بھی اپنے پروردگار کے سامنے جو آسمان پر ہے اس کا اقرار کروں گا ۔(۳۳) مگر جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے گا میں بھی اپنے پروردگار کے سامنے جو آسمان پر ہے ان کا انکار کروں گا ۔

(۳۴) یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں ، صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔(۳۵) کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کروں۔ (۳۶) اور آدمی کے دشمن اس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے ۔(۳۷) جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ (۳۸) اور جو کوئی اپنی صلیب نہ اٹھائے اور میرے پیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں۔(۳۹) جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوتا ہے اسے بچائے گا ۔(۴۰) جو تم کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے ۔(۴۱) جو نبی کے نام سے نبی کو قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے اور جو دیانتدار کے نام سے دیانتدار کو قبول کرتا ہے وہ دیانتدار کا اجر پائے گا۔(۴۲) اور جو کوئی شاگرد کے نام سے ان چھوٹوں میں سے کسی کو صرف ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی پلائے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔

رکوع ۱۱

حضرت یحییٰ اصطباغی کے قاصد

(۱) جب سیدنا عیسیٰ المسیح اپنے بارہ صحابہ کرام کو حکم دے چکے تو ایسا ہوا کہ وہاں سے تشریف لے گئے تاکہ ان کے شہروں میں تعلیم دیں اور تبلیغ کریں۔
(۲) اور حضرت یحییٰ اصطباغی نے قید خانہ میں سیدنا مسیح کے کاموں کا حال سن کر اپنے شاگردوں کی معرفت آپ سے پچھوا بھیجا۔(۳) کہ آنے والے آپ ہی ہیں یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں؟(۴) سیدنا عیسیٰ المسیح نے جواب ان سے فرمایا جو کچھ تم سنتے اور دیکھتے ہو جا کر یحییٰ سے بیان کردو۔(۵) کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے پھرتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے ہیں اور بہرے سنتے ہیں اور مردے زندہ کئے جاتے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے۔(۶) اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھائے۔(۷) جب وہ روانہ ہولئے توسیدنا عیسیٰ المسیح نے حضرت یحییٰ کی بابت لوگوں سے فرمانا شروع کیا کہ تم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے ہلتے ہوئے سرکنڈے کو؟(۸) توپھر کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا مہین کپڑے پہنے ہوئے شخص کو؟ دیکھو جو مہین کپڑے پہنتے ہیں وہ بادشاہوں کے گھروں میں ہوتے ہیں۔(۹) تو پھر کیوں گئے تھے؟ کیا ایک نبی دیکھنے کو؟ ہاں میں تم سے کہتا ہوں بلکہ نبی سے بڑے کو۔(۱۰) یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ

دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں
جو تیری راہ تیرے آگے تیار کرے گا۔

(۱۱) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں ان میں یحییٰ اصطباغی دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہوا جو آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہے وہ اس سے بڑا ہے۔(۱۲) اور یحییٰ اصطباغی دینے والوں کے دنوں سے اب تک آسمانی کی بادشاہی پر زور ہوتا رہے اور زور آور اسے چھین لیتے ہیں۔(۱۳) کیونکہ سب نبیوں اور توریت نے یحییٰ تک نبوت کی۔(۱۴) اور چاہو تو مانو۔ الیاس جو آنے والا تھا یہی ہے۔(۱۵) جس کے سننے کے کان ہوں وہ سن لے۔(۱۶) پس اس زمانہ کے لوگوں کو میں کس سے تشبیہ دوں؟ وہ ان لڑکوں کی مانند ہیں جو بازاروں میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کو پکار کر کہتے ہیں۔ ہم نے تمہارے لئے بانسلی بجائی اور تم نہ ناچے۔ ہم نے ماتم کیا اور تم نے چھاتی نہ پیٹی۔(۱۸) کیونکہ یحییٰ نہ کھاتا آیا نہ پیتا اور وہ کہتے ہیں کہ اس میں بدروح ہے۔(۱۹) ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی۔ محصول لینے والوں کا اور گنہگاروں کا یار! مگر حکمت اپنے سب کاموں سے راست ثابت ہوئی۔

منکر شہر

(۲۰) آپ اس وقت ان شہروں کو ملامت کرنے لگے جن میں اکثر آپکے معجزے ظاہر ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے توبہ نہ کی تھی کہ (۲۱) اے خرازین تم پر افسوس! اے بیت صیدا تم پر افسوس! کیونکہ جو معجزے تم میں ظاہر ہوئے اور اگر صور اور صیدا میں ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بیٹھ کر کب کے توبہ کرلیتے۔(۲۲)مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن صور اور صیدا کا حال تمہارے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا۔(۲۳) اور اے کفر نحوم کیا تو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ تو تو عالم ارواح میں اترے گا کیونکہ جو معجزے تجھ میں ظاہر ہوئے اگر سدوم میں ہوتے تو آج تک قائم رہتا۔(۲۴) مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم کے علاقہ کا حال تمہارے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا؟

میرے پاس آؤ اور آرام پاؤ

(۲۵) اس وقت سیدنا عیسیٰ المسیح نے فرمایا اے پروردگار آسمان اور زمین کے مالک میں آپ کی حمد کرتا ہوں کہ آپ نے یہ باتیں داناؤں اور عقل مندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں ۔(۲۶) ہاں اے پروردگار کیونکہ ایسا ہی آپ کو پسند آیا۔(۲۷) میرے پروردگار کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے (سیدنا عیسیٰ) کو نہیں جانتا سوا باپ (پروردگار) کے اور کوئی باپ (پروردگار) کو نہیں جانتا سوائے بیٹے (سیدنا عیسیٰ) اور اس کے جس پر بیٹا اسے ظاہر کرنا چاہے۔(۲۸) میرا جوا اپنے اوپر اٹھالو اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔(۳۰) کیونکہ میرا جوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔

رکوع ۱۲

سبت (یہودی ہفتے کا پاک دن) کے بارے میں سوال

(۱) اس وقت سیدنا عیسیٰ سبت کے دن کھیتوں میں ہو کر گئے اور آپ کے صحابہ کرام کو بھوک لگی اور وہ بالیں توڑ توڑ کر کھانے لگے ۔(۲) یہودی علماء دین نے دیکھ کر آپ سے کہا کہ دیکھئیے آپ کے صحابی وہ کام کرتے ہیں جو سبت کے دن کرنا روا نہیں ۔ (۳)آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور اس کے ساتھی بھوکے تھے تو اس نے کیا کیا ؟(۴) وہ کیوں کر بیت اللہ میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں جن کو کھانا نہ اس کو روا تھا نہ اس کے ساتھیوں کو مگر صرف امام کو؟(۵) یا تم نے توریت میں نہیں پڑھا کہ امام سبت کے دن بیت اللہ میں سبت کی بے حرُمتی کرتے ہیں اور بے قصور رہتے ہیں؟(۶) میں تم سے کہتا ہوں کہ یہاں وہ ہے جو بیت اللہ سے بھی بڑا ہے۔(۷) لیکن اگر تم اس کے معنی جانتے کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں تو بے قصوروں کو قصوروار نہ ٹھہراتے(۸) کیونکہ ابن آدم سبت کا مالک ہے۔

سوکھے ہاتھ والا شخص

(۹) اور آپ وہاں سے چل کر ان کے عبادت خانہ میں تشریف لے گئے ۔(۱۰) اور دیکھو وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا ۔انہوں نے آپ پر الزام لگانے کے ارادہ سے یہ پوچھا کہ کیا سبت کے دن شفا دینا روا ہے ؟(۱۱) آپ نے ان سے فرمایا تم میں ایسا کون ہے جس کی ایک ہی بھیڑ ہو اور وہ سبت کے دن گڑھے میں گر جائے تو وہ اسے پکڑ کر نہ نکالے ؟(۱۲) پس آدمی کی قدر تو بھیڑ سے بہت ہی زیادہ ہے ۔ اسلئے سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے۔(۱۳) تب آپ نے اس آدمی سے فرمایا کہ اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ اس نے بڑھایا اور وہ دوسرے ہاتھ کی مانند درست ہو گیا۔(۱۴) اس پر علماء دین نے باہر جا کر آپ کے برخلاف مشورہ کیا کہ آپ کو کس طرح ہلاک کریں۔

(۱۵) سیدنا عیسیٰ المسیح یہ معلوم کر کے وہاں سے روانہ ہوئے اور بہت سے لوگ آپ کے پیچھے ہولئے اور آپ نے سب کو اچھا کردیا۔(۱۶) اور ان کو تاکید کہ مجھے ظاہر نہ کرنا۔

(۱۷) تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ ۔

> (۱۸) دیکھو یہ میرا خادم جسے میں نے چنا، میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہے۔
> میں اپنا روح اس پر ڈالوں گا اور یہ مشرکین کو انصاف کی خبر دے گا۔
> (۱۹) یہ نہ جھگڑا کرے گا نہ شور اور نہ بازاروں میں کوئی اس کی آواز سنے گا۔

(۲۰) یہ کچلے ہوئے سر کنڈے کو نہ توڑے گا اور دھواں اٹھتے ہوئے سن کو نہ بجھائے گا
جب تک کہ انصاف کی فتح نہ کرائے۔
(۲۱) اور اس کے نام سے مشرکین امید رکھیں گے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح اور بعلز بول

(۲۲) اس وقت لوگ آپ کے پاس ایک اندھے گونگے کو لائے جس میں بدروح تھی۔آپ نے اسے شفا عطا فرمائی۔چنانچہ وہ گونگا بولنے اور دیکھنے لگا۔(۲۳) اور ساری بھیڑ حیران ہو کر کہنے لگی کہ یہ ابن داؤد ہے؟ (۲۴)یہودی علماء دین نے سن کر کہا آپ بدروحوں کے سردار بعلز بول کی مدد کے بغیر بدروحوں کو نہیں نکالتے۔(۲۵)آپ نے ان کے خیالوں کو جان کر ان سے فرمایا جس بادشاہی میں پھوٹ پڑتی ہے وہ ویران ہوجاتی ہے اور جس شہر یا گھر میں پھوٹ پڑے گی وہ قائم نہ رہے گا۔(۲۶) اور اگر شیطان ہی شیطان کو نکالے تو وہ آپ اپنا مخالف ہوگیا۔ پھر اس کی بادشاہی کیونکر قائم رہے گی؟ (۲۷) اور اگر میں بعلز بول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے کس کی مدد سے نکالتے ہیں؟ پس وہی تمہارے منصف ہوں گے۔(۲۸) لیکن اگر میں خدا تعالیٰ کے روح کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو خدا کی بادشاہی تمہارے پاس آپہنچی (۲۹) یا کیونکر کوئی آدمی کسی زور آور کے گھر میں گھس کر اس کا اسباب لوٹ سکتا ہے جب تک کہ پہلے اس زور آور کو نہ باندھ لے؟ پھر وہ اس کا گھر لوٹ لے گا۔(۳۰) جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔(۳۱) اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائے گا مگر جو کفر روح کے حق میں ہو وہ معاف نہ کیا جائے گا۔(۳۲) اور جو کوئی ابن آدم کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ تو اسے معاف کی جائے گی مگر جو کوئی روحِ پاک کے برخلاف کوئی بات کہے گے وہ اسے معاف نہ کی جائے گی نہ اس عالم میں نہ آنے والے میں۔

درخت اور اس کا پھل

(۳۳) یا تو درخت کو بھی اچھا کھو اور اس کے پھل کو بھی اچھا یا درخت کو بھی برا کھو اور اس کے پھل کو بھی برا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔(۳۴) اے سانپ کے بچو تم بُرے ہو کر کیونکر اچھی باتیں کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ جو دل میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے۔(۳۵) اچھا آدمی اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانہ سے بریُ چیزیں نکالتا ہے۔(۳۶) اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اس کا حساب دیں گے۔(۳۷) کیونکہ تم اپنی باتوں کے سبب سے دیانتدار ٹھہرائے جاؤ گے اور اپنی باتوں کے سبب سے قصوروار ٹھہرائے جاؤ گے۔

معجزہ کا مطالبہ

(۳۸) اس پر بعض عالم فقہ اور یہودی علماء دین نے جواب میں آپ سے کہا استاد محترم ہم آپ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ (۳۹) آپ نے جواب دے کر ان سے فرمایا اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ (۴۰) کیونکہ جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔ (۴۱) نینوہ کے لوگ عدالت کے دن اس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کو مجرم ٹھہرائیں گے کیونکہ انہوں نے یونس کی تبلیغ پر توبہ کرلی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو یونس سے بھی بڑا ہے۔ (۴۲) دکھن کی ملکہ عدالت کے دن اس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ اٹھ کر ان کو مجرم ٹھہرائے گی۔ کیونکہ وہ دنیا کے کنارے سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو سلیمان سے بھی بڑا ہے۔

(۴۳) جب ناپاک روح آدمی میں سے نکلتی ہے تو سوکھے مقاموں میں آرام ڈھونڈتی پھرتی ہے اور نہیں پاتی۔ (۴۴) تب کہتی ہے میں اپنے اس گھر میں پھر جاؤں گی جس سے نکلی تھی اور آکر اسے خالی اور جھڑا ہوا آراستہ پاتی ہے۔ (۴۵) پھر جا کر اور سات روحیں اپنے سے بری ہمراہ لے آتی ہے اور وہ داخل ہو کر وہاں بستی ہیں اور اس آدمی کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوجاتا ہے۔ اس زمانہ کے بُرے لوگوں کا حال بھی ایسا ہی ہوگا۔

(۴۶) جب آپ بھیڑ سے یہ فرمارہے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اور بھائی باہر کھڑے تھے اور آپ سے بات کرنا چاہتے تھے۔ (۴۷) کسی نے آپ سے کہا دیکھئیے آپ کی والدہ اور آپ کے بھائی باہر کھڑے ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ (۴۸) آپ نے خبر دینے والے کو جواب میں فرمایا کہ کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟ (۴۹) اور اپنے رسولوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ (۵۰) کیونکہ جو کوئی میرے پروردگار کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔

رکوع ۱۳

بیج بونے والے کی تمثیل

(۱) اسی روز سیدنا عیسیٰ المسیح گھر سے نکل کر جھیل کے کنارے جا بیٹھے۔(۲) اور آپ کے پاس ایسی بڑی بھیڑ جمع ہو گئی کہ آپ کشتی پر تشریف لے گئے اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی ۔(۳) اور آپ نے ان سے بہت سی باتیں تمثیلوں میں فرمائیں کہ دیکھو ایک بونے والا بیج بونے نکلا۔(۴) اور بوتے وقت کچھ دانے راہ کے کنارے گرے اور پرندوں نے آکر انہیں چگ لیا۔ (۵) اور کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں ان کو بہت مٹی نہ ملی اور گہری مٹی نہ ملنے کے سبب سے جلد اگ آئے۔(۶) اور جب سورج نکلا تو جل گئے اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سوکھ گئے۔اور کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں نے بڑھ کر ان کو دبالیا۔ (۸) اور کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے ۔ کچھ سو گناہ ساٹھ گنا کچھ تیس گنا۔ (۹) جس کے کان ہوں وہ سن لے۔

تماثیل کا مقصد

(۱۰) صحابہ کرام نے پاس آکر آپ سے کہا آپ ان سے تمثیلوں میں کیوں باتیں کرتے ہیں؟ (۱۱) آپ نے ارشاد فرمایا اس لئے کہ تم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر ان کو نہیں دی گئی ۔ (۱۲) کیونکہ جس کے پاس ہے اسے دیا جائے گا اور اس کے پاس زیادہ ہوجائے گا اور جس کے پاس نہیں ہے اس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جس کا اسے گمان ہے کہ اس کے پاس ہے۔(۱۳) میں ان سے تمثیلوں میں اس لئے باتیں کرتا ہوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے۔(۱۴) اور ان کے حق میں یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی پوری ہوتی ہے کہ

تم کانوں سے سنوگے پر ہرگز نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے دیکھوگے پر ہرگز معلوم نہ کروگے۔

(۱۵) کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھا گئی ہے اور وہ کانوں سے اونچا سنتے ہیں۔

اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کرلی ہیں تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں۔

اور کانوں سے سنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لائیں اور میں ان کو شفا بخشوں۔

(۱۶) لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں اس لئے کہ وہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان اس لئے کہ وہ سنتے ہیں۔

(۱۷) کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور دیانتداروں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے وہ دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو باتیں تم سنتے ہو سنیں مگر نہ سنیں۔

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

(۱۸) پس بونے والے کی تمثیل سنو۔ (۱۹) جب کوئی بادشاہی کا کلام سنتا ہے اور سمجھتا ہے تو جو اس کے دل میں بویا گیا تھا اسے وہ شریر آکر چھین لے جاتا ہے۔
یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا تھا۔ (۲۰) اور جو پتھریلی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے اسے فی الفور خوشی سے قبول کرلیتا ہے۔ (۲۱) لیکن اپنے اندر جڑ
نہیں رکھتا بلکہ چند روزہ ہے اور جب کلام کے سبب سے مصیبت یا ظلم برپا ہوتا ہے تو فی الفور ٹھوکر کھاتا ہے۔ (۲۲) اور جو جھاڑیوں میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے
اور دنیا کی فکر اور دولت کا فریب اس کلام کو دبا دیتا ہے اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔ (۲۳) اور جو اچھی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے اور سمجھتا ہے اور پھل بھی
لاتا ہے، کوئی سو گنا پھلتا ہے کوئی ساٹھ گنا کوئی تیس گنا۔

کڑوے دانوں کی تمثیل

(۲۴) آپ نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے ارشاد فرمائی کہ "آسمان کی بادشاہی "اس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا۔ (۲۵) مگر لوگوں کے
سوتے میں اس کا دشمن آیا اور گیہوں میں کڑوے دانے بھی بو گیا۔ (۲۶) پس جب پتیاں نکلیں اور بالیں آئیں تو وہ کڑوے دانے بھی دکھائی دئیے۔ (۲۷) نوکروں نے آکر
گھر کے مالک سے کہا اے مولا کیا آپ نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہ بویا تھا؟ اس میں کڑوے دانے کہاں سے آگئے؟ (۲۸) اس نے ان سے کہا یہ کسی دشمن کا کام ہے۔
نوکروں نے اس سے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم جا کر ان کو جمع کریں؟ (۲۹) اس نے کہا نہیں ایسا نہ ہو کہ کڑوے دانے جمع کرنے میں تم ان کے ساتھ گیہوں بھی اکھاڑ
لو۔ (۳۰) کٹائی تک دونوں کو اکٹھا بڑھنے دو اور کٹائی کے وقت میں کاٹنے والوں سے کہہ دوں گا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرلو اور جلانے کے لئے ان کے گٹھے باندھ لو اور
گیہوں میرے کھتے میں جمع کردو۔

رائی کے دانے کی تمثیل

(۳۱) آپ نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے ارشاد فرمائی کہ "آسمان کی بادشاہی" اس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بودیا۔
(۳۲) وہ سب بیجوں میں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہوجاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔

خمیر کی تمثیل

(۳۳) سیدنا عیسیٰ المسیح نے اور ایک تمثیل ان کو سنائی کہ " آسمان کی بادشاہی اس خمیر کی مانند ہے جسے کسی عورت نے لے کر تین پیمانہ آٹے میں ملادیا اور وہ ہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا۔

تماثیل کا استعمال

(۳۴) یہ سب باتیں سیدنا عیسیٰ المسیح نے بھیڑ سے تمثیلوں میں فرمائیں اور بغیر تمثیل کے وہ ان سے کچھ نہ فرماتے تھے۔(۳۵) تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ

میں تمثیلوں میں اپنا منہ کھولوں گا۔

میں ان باتوں کو ظاہر کروں گا جو بنائی عالم سے پوشیدہ رہی ہیں۔

کڑوے دانوں کی تمثیل کی وضاحت

(۳۶)اس وقت آپ بھیڑ کو چھوڑ کر گھر میں تشریف لے گئے اور آپ کے رسولوں نے آپ کے پاس آکر کہا کہ کھیت کے کڑوے دانوں کی تمثیل ہمیں سمجھا دیجئے۔ (۳۷) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھے بیج کا بونے والا ابن آدم (یعنی سیدنا عیسیٰ) ہے۔ (۳۸) اور کھیت دنیا ہے اور اچھا بیج بادشاہی کے فرزند اور کڑوے دانے اس شریر مردود کے فرزند ہیں۔ (۳۹) جس دشمن نے ان کو بویا وہ ابلیس ہے اور کٹائی دنیا کا آخر ہے اور کاٹنے والے فرشتے ہیں۔ (۴۰) پس جیسے کڑوے دانے جمع کئے جاتے اور آگ میں جلائے جاتے ہیں ویسے ہی دنیا کے آخر میں ہو گا۔ (۴۱) ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے۔ (۴۲) اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا۔ (۴۳) اس وقت دیانتدار اپنے پروردگار کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے۔

چھپے ہوئے خزانہ کی تمثیل

(۴۴) آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھپے خزانہ کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے پاکر چھپا دیا اور خوشی کے مارے جاکر جو کچھ اس کا تھا بیچ ڈالا اور اس کھیت کو مول لے لیا۔

موتی کی تمثیل

(۴۵) پھر آسمان کی بادشاہی اس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ (۴۶) جب اسے ایک بیش قیمت موتی ملا تو اس نے جاکر جو کچھ اس کا تھا سب بیچ ڈالا اور اسے مول لے لیا۔

جال کی تمثیل

(۴۷) پھر آسمان کی بادشاہی اس بڑے جال کی مانند ہے جو دریا میں ڈالا گیا اور اس نے ہر قسم کی مچھلیاں سمیٹ لیں۔ (۴۸) اور جب بھر گیا تو اسے کنارے پر کھینچ لائے اور بیٹھ کر اچھی اچھی تو برتنوں میں جمع کرلیں اور جو خراب تھیں پھینک دیں۔ (۴۹) دنیا کے آخر میں ایسا ہی ہوگا۔ فرشتے نکلیں گے اور بدیانتوں کو دیانتداروں سے جدا کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے (۵۰) وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

نئی اور پرانی چیزیں

(۵۱) کیا تم یہ سب باتیں سمجھ گئے؟ انہوں نے اس سے کہا ہاں۔ (۵۲) آپ نے ان سے فرمایا کہ اس لئے ہر فقیہ جو آسمان کی بادشاہی کا شاگرد بنا ہے اس گھر کے مالک کی مانند ہے جو اپنے خزانہ میں سے نئی اور پُرانی چیزیں نکالتا ہے۔

ناصرۃ میں نامقبولیت

(۵۳) جب سیدنا عیسیٰ المسیح یہ تمثیلیں ختم کرچکے تو ایسا ہوا کہ وہاں سے تشریف لے گئے۔ (۵۴) اور اپنے وطن میں آکر ان کے عبادت خانہ میں ان کو ایسی تعلیم دینے لگے کہ وہ حیران ہو کر کہنے لگے اس میں حکمت اور معجزے کہاں سے آئے؟ (۵۵) کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ اور اس کی ماں کا نام مریم اور اس کے بھائی یعقوب اور

یوسف اور شمعون اور یہوداہ نہیں؟(۵۶) اور کیا اس کی سب بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پھر یہ سب کچھ اس میں کہاں سے آیا؟(۵۷) اور انہوں نے اس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔مگر سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔(۵۸) اور آپ نے ان کی بے اعتقادی کے سبب سے وہاں بہت سے معجزے نہ دکھائے۔

رکوع ۱۴

حضرت یحییٰ اصطباغی کی شہادت

(۱)اس وقت چوتھائی ملک کے حاکم ہیرودیس نے سیدنا عیسیٰ المسیح کی شہرت سنی ۔ (۲) اور اپنے خادموں سے فرمایا کہ یہ یحییٰ اصطباغی ہےوہ مردوں میں سے جی اٹھاہے اس لئے اس سے یہ معجزے ظاہرہوتے ہیں ۔ (۳) کیونکہ ہیرودیس نے اپنے بھائی فلپس کی بیوی ہیرودیاس کے سبب سے حضرت یحییٰ اصطباغی کوپکڑ کر باندھا اور قید خانہ میں ڈال دیا تھا۔ (۴) کیونکہ حضرت یحییٰ نے اس سے فرمایا تھاکہ اس کا رکھنا تمہیں روا نہیں۔ (۵) اور وہ ہر چند اسے قتل کرنا چاہتا تھامگرعام لوگوں سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ حضرت یحییٰ کو نبی جانتے تھے ۔(۶)لیکن جب ہیرودیس کی سالگرہ ہوئی اور توہیرودیاس کی بیٹی نے محفل میں ناچ کرہیرودیس کو خوش کیا۔ (۷) اس پر اس نے قسم کھا کر اس سے وعدہ کیا کہ جو کچھ تم مانگو گی تمہیں دوں گا ۔ (۸) اس نے اپنی ماں کے سکھانے سےکہامجھے یحییٰ اصطباغی کا سر تھال میں یہیں منگوادیجئے ۔ (۹) بادشاہ غمگین ہوامگر اپنی قسموں اورمہمانوں کےسبب سے اس نے حکم دیا کہ دے دیا جائے ۔ (۱۰) اورآدمی بھیج کر قید خانہ میں حضرت یحییٰ اصطباغی کا سر کٹوادیا۔(۱۱) اور آپ کاسرِ مبارک تھال میں لایا گیا اور لڑکی کو دیا گیا اور وہ اسے اپنی ماں کے پاس لے گئی ۔(۱۲) اور آپ کے صحابہ کرام نے آکر لاشِ مبارک اٹھالی اور آپ کو دفن کریا اور جا کر سیدنا عیسیٰ المسیح کو خبردی۔

پانچ ہزا کو کھانا کھلانا

(۱۳) جب سیدنا عیسیٰ نے یہ سنا تووہاں سے کشتی پر الگ کسی ویران جگہ کو روانہ ہوئے اور لوگ یہ سن کر شہر شہر سے پیدل آپ کے پیچھے گئے ۔(۱۴) آپ نے اتر کر بڑی بھیڑ کو دیکھا اور ان پر ترس آیا اور آپ نے ان کے بیماروں کو اچھا کردیا۔ (۱۵) اور جب شام ہوئی توصحابہ کرام آپ کے پاس آکرکہنے لگے کہ جگہ ویران ہے اور قت گذر گیاہے۔ لوگوں کورخصت کردیں تاکہ گاؤں میں جا کر اپنے لئے کھانا مول لیں ۔(۱۶) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا ان کا جانا ضرور نہیں۔ تم ہی ان کو کھانے کودو۔

(۱۷) انہوں نے آپ سے کہا یہاں ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ (۱۸) آپ نے فرمایا وہ یہاں میرے پاس لے آؤ۔ (۱۹) اور آپ نے لوگوں کو گھاس پر بیٹھنے کا حکم صادر فرمایا۔ پھر آپ نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر برکت دی اور روٹیاں توڑ کر صحابہ کرام کو دیں اور صحابہ کرام نے لوگوں کو۔ (۲۰) اور سب کھا کر سیر ہوگئے اور انہوں نے بچے ہوئے ٹکڑوں سے بھری ہوئی بارہ ٹوکریاں اٹھائیں۔ (۲۱) اور کھانے والے عورتوں اور بچوں کے کے سوا پانچ ہزار مرد کے قریب تھے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کا پانی پر چلنا

(۲۲) اور آپ نے فوراً صحابہ کرام کو مجبور کیا کہ کشتی میں سوار ہو کر آپ سے پہلے پار چلیں جائیں جب تک آپ لوگوں کو رخصت کریں۔ (۲۳) اور لوگوں کو رخصت کرکے تنہادعا کرنے کے لئے پہاڑ پر تشریف لے گئے اور جب شام ہوئی تو وہاں اکیلے تھے۔ (۲۴) مگر کشتی اس وقت جھیل کے بیچ میں تھی اور لہروں سے ڈگمگا رہی تھی کیونکہ ہوا مخالف تھی۔(۲۵) اور آپ رات کے چوتھے پہر جھیل پر چلتے ہوئے ان کے پاس آئے۔(۲۶) صحابہ کرام آپ کو جھیل پر چلتے ہوئے دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بھوت ہے اور ڈر کر چلا اٹھے۔(۲۷) آپ نے فوراً ان سے کہا تسلی رکھو میں ہوں۔ ڈرو مت (۲۸) حضرت پطرس نے آپ سے جواب میں کہا اے مولا اگر آپ مجھے حکم دیں کہ پانی پر چل کر آپ کے پاس آؤں۔ (۲۹) آپ نے فرمایا آؤ۔ حضرت پطرس کشتی سے اتر کر سیدنا عیسیٰ المسیح کے پاس جانے لئے پانی پر چلنے لگے۔(۳۰) مگر جب ہوا دیکھی تو ڈر گئے اور جب ڈوبنے لگے تو چلا کر اے مولا مجھے بچائیے!۔ (۳۱) سیدنا عیسیٰ المسیح نے فوراً ہاتھ بڑھا کر انہیں پکڑلیا اور ان سے فرمایا اے کم اعتقاد تم نے شک کیوں کیا؟ (۳۲) اور جب وہ کشتی پر تشریف لے آئے تو ہوا تھم گئی۔(۳۳) اور جو کشتی پر تھے انہوں نے آپ کو سجدہ کرکے کہا یقیناً آپ ابنِ اللہ ہیں۔

گنیسرت میں بیماروں کو شفا عطا فرمانا

(۳۴) آپ پار جا کر گنیسرت کے علاقہ میں پہنچے۔(۳۵) اور وہاں کے لوگوں نے آپ کو پہچان کر اس سارے گردو نواح میں خبر بھیجی اور سب بیماروں کو آپ کے پاس لائے۔(۳۶) اور وہ آپ کی منت کرنے لگے کہ آپ کی پوشاکِ مبارک کا کنارہ ہی چھولیں اور جتنوں نے چھوا وہ اچھے ہوگئے۔

رکوع ۱۵

بزرگوں کی روایات

(۱) اس وقت یہودی علماء دین اور فقیہوں نے یروشلم سے سیدنا عیسیٰ المسیح کے پاس آکر کہا کہ۔ (۲) آپ کے صحابہ کرام بزرگوں کی روایت کو کیوں ٹال دیتے ہیں کھانا کھاتے وقت ہاتھ نہیں دھوتے ؟ (۳) آپ نے جواب میں فرمایا کہ تم اپنی روایات سے خدا تعالیٰ کا حکم کیوں ٹال دیتے ہو؟ (۴) کیونکہ پروردگار نے فرمایا ہے تم اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کرنا اور جو باپ یا ماں کو بُرا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ (۵) مگر تم کہتے ہو کہ جو کوئی باپ یا ماں سے کہے جس چیز کا تمہیں مجھ سے فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ پروردگار کی نذر ہوچکی۔(۶) تو وہ اپنے باپ کی عزت نہ کرے۔ پس تم نے اپنی روایت سے پروردگار کا کلام باطل کردیا۔(۷) اے منافقو یسعیاہ نبی نے تمہارے حق میں کیا خوب نبوت کی کہ

(۸) یہ اُمت زبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر ان کا دل مجھ سے دور ہے۔

(۹) اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔

پاکیزگی کا معیار

(۱۰) پھر آپ نے لوگوں کو پاس بلا کر ان سے فرمایا سنو اور سمجھو۔ (۱۱) جو چیز منہ میں جاتی ہے وہ آدمی کو ناپاک نہیں کرتی مگر جو منہ سے نکلتی ہے وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہے۔ (۱۲) اس پر صحابہ کرام نے آپ کے پاس آکر کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ علماء دین نے یہ بات سن کر ٹھوکر کھائی؟ (۱۳) آپ نے جواب میں فرمایا جو پودا میرے پروردگار نے نہیں لگایا جڑ سے اکھاڑا جائے گا؟ (۱۴) انہیں چھوڑ دو۔ وہ اندھے راہ بتانے والے ہیں اور اگر اندھے کو اندھا راہ بتائے گا تو دونوں گڑھے میں گریں گے۔(۱۵) حضرت پطرس نے جواب میں آپ سے یہ کہا یہ تمثیل ہمیں سمجھا دیجیے۔ (۱۶) آپ نے فرمایا کیا تم اب تک بے سمجھ ہو؟ (۱۷) کیا نہیں سمجھتے کہ جو کچھ منہ میں جاتا ہے وہ پیٹ میں پڑتا اور مزبلہ میں پھینکا جاتا ہے۔ (۱۸) مگر جو باتیں منہ سے نکلتی ہیں وہ دل سے نکلتی ہیں اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ (۱۹) کیونکہ بُرے خیال، خونریزیاں، زناکاریاں، حرامکاریاں، چوریاں، جھوٹی گواہیاں، بدگوئیاں دل ہی سے نکلتی ہیں۔ (۲۰) یہی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں مگر بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا۔

ایک غیر یہودی عورت کا ایمان

(۲۱) پھر سیدنا عیسیٰ المسیح وہاں سے نکل کر صوُر اور صیدا کے علاقہ کو روانہ ہوئے۔ (۲۲) اور دیکھو کہ کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی اے مولا ابن داؤد مجھ پر رحم فرمائیے۔ ایک بدروح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ (۲۳) مگر آپ نے اسے کچھ ارشاد نہ فرمایا اور آپ کے صحابہ کرام نے پاس آکر آپ سے یہ عرض کی کہ اسے رخصت کردیں کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ (۲۴) آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (۲۵) مگر اس نے آکر آپ کو سجدہ کیا اور کہا اے مولا میری مدد کیجئے۔ (۲۶) آپ نے فرمایا کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوروں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ (۲۷) اس نے کہا ہاں مولا کیونکہ کتورے بھی ان ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو ان کے مالکوں کی میز سے گرتے ہیں۔ (۲۸) اس پر سیدنا عیسیٰ المسیح نے فرمایا اے عورت تمہارا ایمان بہت بڑا ہے۔ جیسا تم چاہتی ہو تمہارے لئے ویسا ہی ہو اور اس کی بیٹی نے اسی گھڑی شفا پائی۔

طرح طرح کی بیماریوں سے شفا

(۲۹) پھر سیدنا عیسیٰ وہاں سے چل کر گلیل کی جھیل کے نزدیک آئے اور ایک اونچی جگہ پر بیٹھ گئے، (۳۰) اور ایک بڑی بھیڑ لنگڑوں، اندھوں، گونگوں، ٹنڈوں اور بہت سے اور بیماروں کو اپنے ساتھ لے کر آپ کے پاس آئی اور ان کو پاؤں میں ڈال دیا اور آپ نے انہیں شفا عطا فرمائی۔ (۳۱) چنانچہ جب لوگوں نے دیکھا کہ گونگے بولتے، ٹنڈے تندرست ہوتے اور لنگڑے چلتے پھرتے اور اندھے دیکھتے ہیں تو تعجب کیا اور اسرائیل کے خدا کی تمجید کی۔

چار ہزار کو کھانا کھلانا

(۳۲) سیدنا عیسیٰ المسیح نے اپنے صحابہ کرام کو پاس بلا کر فرمایا کہ مجھے اس بھیڑ پر ترس آتا ہے کیونکہ یہ لوگ تین دن سے برابر میرے ساتھ ہیں اور ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور میں ان کو بھوکا رخصت کرنا نہیں چاہتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ راہ میں تھک کر رہ جائیں۔ (۳۳) صحابہ کرام نے آپ سے کہا بیابان میں ہم اتنی روٹیاں کہاں سے لائیں کہ ایسی بڑی بھیڑ کو سیر کریں؟ (۳۴) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ انہوں نے کہا سات اور تھوڑی سے چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ (۳۵) آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جائیں۔ (۳۶) اور ان سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لے کر شکر کیا اور انہیں توڑ کر صحابہ کرام کو دیتے گئے اور صحابہ کرام

عوام الناس کو۔ (۳۷) اور سب کھا کر سیر ہوگئے اور بچے ہوئے ٹکڑوں سے بھرے ہوئے سات ٹوکرے اٹھائے ۔(۳۸) اور کھانے والے سوا عورتوں اور بچوں کے چار ہزار مرد تھے۔(۳۹) پھر آپ بھیڑ کو رخصت کر کے کشتی میں سوار ہوئے اور مگدن کی سرحدوں میں آگئے۔

رکوع ۱۶

معجزہ کا مطالبہ

(۱) پھر یہودی علماء دین کے دو فرقے یعنی فریسیوں اور صدوقیوں نے پاس آکر آزمانے کے لئے آپ سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی آسمانی نشان دکھائیے ۔ (۲) آپ نے جواب میں ان سے فرمایا شام کو تم کہتے ہو کہ کھلا رہے گا کیونکہ آسمان لال ہے ۔(۳) اور صبح کو یہ کہ آج آندھی چلے گی اور کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے ۔ تم آسمان کی صورت میں تو تمیز کرنا جانتے ہو مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے ۔(۴) اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یونس کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا اور آپ ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

فریسیوں اور صدوقیوں کا خمیر

(۵) اور صحابہ کرام پار جاتے وقت روٹی ساتھ لینا بھول گئے تھے۔(۶) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا خبردار فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔(۷) وہ آپس میں چرچا کرنے لگے کہ ہم روٹی نہیں لائے ۔(۸) سیدنا عیسیٰ المسیح نے یہ معلوم کر کے فرمایا کہ اے کم اعتقادو تم آپس میں کیوں چرچا کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟ (۹) کیا اب تک نہیں سمجھتے اور ان پانچ ہزار آدمیوں کی پانچ روٹیاں تم کو یاد نہیں اور نہ یہ کہ کتنی ٹوکریاں اٹھائیں؟ (۱۰) اور نہ ان چار ہزار آدمیوں کی سات روٹیاں اور نہ یہ کے کتنے ٹوکرے اٹھائے ؟ (۱۱) کیا وجہ ہے کہ تم یہ نہیں سمجھتے کہ میں نے تم سے روٹی کی بابت نہیں کہا؟ فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے خبردار رہو۔(۱۲) تب ان کی سمجھ میں آیا کہ آپ نے روٹی کے خمیر سے نہیں بلکہ یہودی علماء دین کی تعلیم سے خبردار رہنے کو فرمایا تھا۔

حضرت پطرس کا اقرار

(۱۳) جب سیدنا عیسیٰ المسیح قیصریہ فلپی کے علاقہ میں تشریف لائے تو آپ نے اپنے صحابہ کرام سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں؟ (۱۴) انہوں نے کہا بعض یحییٰ اصطباغی بعض الیاس بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی ۔ (۱۵) آپ نے ان سے فرمایا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ (۱۶) حضرت شمعون پطرس نے جواب میں کہا آپ

زندہ ابنِ اللہ " المسیح " ہیں۔ (۱۷) سیدنا عیسیٰ المسیح نے فرمایا قابلِ ستائش ہو تم شمعون بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے پروردگار نے جو آسمان پر ہے تمہیں پر ظاہر کی ہے۔ (۱۸) اور میں بھی تم سے کہتا ہوں کہ تم پطرس ہو اور میں اس پتھر پر اپنی جماعت بناؤں گا اور عالم ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ (۱۹) میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تمہیں دوں گا اور جو کچھ تم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ تم زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کھلے گا۔ (۲۰) اس وقت آپ نے صحابہ کرام کو حکم صادر کیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ میں " المسیح " ہوں۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے مصائب اور موت

(۲۱) اس وقت سے سیدنا عیسیٰ المسیح اپنے صحابہ کرام پر ظاہر کرنے لگے کہ آپ کو ضرور ہے کہ یروشلیم کو جائیں اور بزرگوں اور امامِ اعظم اور فقیہوں کی طرف سے بہت دکھ اٹھائے اور قتل کیا جائیں اور تیسرے دن جی اٹھے۔ (۲۲) اس پر حضرت پطرس آپ کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگے کہ اے مولا ، پروردگار نہ کرے ، یہ آپ پر ہر گز نہیں آنے کا۔ (۲۳) آپ نے حضرت پطرس سے فرمایا اے شیطان ، میرے سامنے سے دور ہو۔ تم میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہو کیونکہ تم پروردگار کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتے ہو۔ (۲۴) اس وقت سیدنا عیسیٰ المسیح نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔ (۲۵) کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا وہ اسے پائے گا۔ (۲۶) اور اگر آدمی ساری دنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اٹھائے تو اسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟ (۲۷) کیونکہ ابن آدم اپنے پروردگار کی عظمت میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا۔ (۲۸) میں تم سے سچ کہتا ہوں جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اس کی بادشاہی میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں موت کا مزہ ہر گز نہ چکھیں گے۔

رکوع ۱۷

صورت کی تبدیلی

(۱) چھ دن کے بعد سیدنا عیسیٰ المسیح نے حضرت پطرس اور حضرت یعقوب اور ان کے بھائی حضرت یحییٰ کو ہمراہ لیا اور انہیں ایک اونچے پہاڑ پر الگ لے گئے۔ (۲) اور ان کے سامنے آپ کی صورتِ مبارک بدل گئی اور آپ کا چہرہِ مبارک سورج کی مانند چمکا اور آپ کی پوشاک نور کی مانند سفید ہو گئی۔ (۳) اور دیکھو حضرت موسیٰ اور حضرت

الیاس آپ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے انہیں دکھائی دیئے۔(۴) حضرت پطرس نے سیدنا عیسیٰ المسیح سے کہا اے مولا ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے مرضی ہو تو میں یہاں تین ڈیرے بناؤں۔ ایک آپ کے لئے، ایک موسیٰ کے لئے اور ایک الیاس کے لئے۔(۵) وہ یہ کہہ ہی رہے تھے کہ دیکھو ایک نورانی بادل نے ان پر سایہ کرلیا اور اس بادل میں سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا (نعوذ باللہ جسمانی نہیں بلکہ روحانی بیٹا) جس سے میں خوش ہوں اس کی سنو۔(۶) صحابہ کرام یہ سن کر منہ کے بل گرے اور بہت ڈر گئے۔ (۷) سیدنا عیسیٰ المسیح نے پاس آکر انہیں چھوا اور فرمایا اٹھو۔ ڈرومت۔(۸) جب انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں تو سیدنا عیسیٰ المسیح کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا۔

(۹) جب وہ پہاڑ سے اتر رہے تھے تو سیدنا عیسیٰ نے انہیں یہ حکم دیا کہ جب تک ابن آدم مردوں میں سے نہ جی اٹھے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔(۱۰) صحابہ کرام نے آپ سے پوچھا کہ پھر فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ الیاس کا پہلے آنا ضرور ہے؟ (۱۱) آپ نے جواب میں فرمایا کہ الیاس البتہ آئے گا اور سب کچھ بحال کرے گا۔(۱۲) لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ (۱۳) تب صحابہ کرام سمجھ گئے کہ آپ نے حضرت یحییٰ اصطباغی کی بابت ارشاد فرمایا ہے۔

مرگی کے مریض کو شفا عطا فرمانا

(۱۴) اور جب وہ بھیڑ کے پاس پہنچے تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور آپ کے گھٹنے ٹیک کر کہنے لگا۔ (۱۵) اے مولا میرے بیٹے پر رحم کریں کیونکہ اس کو مرگی آتی ہے اور وہ بہت دکھ اٹھاتا ہے۔ اس لئے کہ اکثر آگ اور پانی میں گر پڑتا ہے۔(۱۶) اور میں اس کو آپ کے رسولوں کے پاس لایا تھا مگر وہ اسے اچھا نہ کرسکے۔(۱۷) سیدنا عیسیٰ المسیح نے جواب میں فرمایا اے بے اعتقاد اور کجرو نسل میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا؟ اسے یہاں میرے پاس لاؤ۔(۱۸) سیدنا عیسیٰ نے اسے جھڑکا اور بدروح اس سے نکل گئی اور وہ لڑکا اسی گھڑی اچھا ہوگیا۔(۱۹) تب صحابہ کرام نے سیدنا عیسیٰ المسیح کے پاس آکر خلوت میں کہا ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟ (۲۰) آپ نے ان سے فرمایا اپنے ایمان کی کمی کے سبب سے کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تم اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلاجا اور وہ چلاجائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔(۲۱) (لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی۔)

سیدنا عیسیٰ المسیح کے مصائب اور موت کا دوبارہ بیان

(۲۲) اور جب وہ گلیل میں ٹھہرے ہوئے تھے سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا ابن آدم آدمیوں کے حوالہ کیا جائے گا۔(۲۳) اور وہ اسے قتل کریں گے اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔ اس پر وہ بہت ہی غمگین ہوئے۔

بیت اللہ کا جزیہ

(۲۴) اور جب کفر نحوم میں آئے تو نیم مثقال لینے والوں نے حضرت پطرس کے پاس آکر کہا کیا تمہارے استاد نیم مثقال نہیں دیتے ؟ (۲۵) آپ نے کہا ہاں دیتے ہیں اور جب آپ گھر میں آئے تو سیدنا عیسیٰ نے ان کے بولنے سے پہلے ہی فرمایا اے شمعون تم کیا سمجھتے ہو؟ دنیا کے بادشاہ کن سے محصول یا جزیہ لیتے ہیں ؟ اپنے بیٹوں سے یا غیروں سے ؟ (۲۶) جب آپ نے کہا غیروں سے تو سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا پس بیٹے بری ہوئے ۔(۲۷) لیکن مبادا ہم ان کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں تم جھیل پر جا کر بنسی ڈالو اور جو مچھلی پہلے نکلے اسے لو اور جب تک اس کا منہ کھولو گے تو ایک مثقال پاؤ گے ۔ وہ لے کر میرے اور اپنے لئے انہیں دو۔

رکوع ۱۸

بڑا کون ہے ؟

(۱) اس وقت صحابہ کرام سیدنا عیسیٰ کے پاس آکر کہنے لگے پس "آسمان کی بادشاہی" میں بڑا کون ہے ؟(۲) آپ نے ایک بچے کو پاس بلا کر اس کو ان کے بیچ میں کھڑا کیا۔(۳) اور کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو "آسمان کی بادشاہی" میں ہر گز داخل نہ ہوگے ۔(۴) پس جو کوئی اپنے آپ کو اس بچے کی مانند چھوٹا بنائے گا وہی "آسمان کی بادشاہی" میں بڑا ہوگا۔(۵) اور جو کوئی ایسے بچے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے ۔

دوسروں کے لئے ٹھوکر کا سبب نہ بنیں

(۶) لیکن جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلاتا ہے اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ بڑی چکی کا پاٹ اس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ گہرے سمندر میں ڈبو دیا جائے ۔(۷) ٹھوکروں کے سبب سے دنیا پر افسوس ہے کیونکہ ٹھوکروں کا ہونا ضرور ہے لیکن اس آدمی پر افسوس ہے جس کے باعث سے ٹھوکر لگے ۔(۸) پس اگر تمہارا ہاتھ یا پاؤں تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دو۔ ٹنڈا یا لنگڑا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ یا دو پاؤں رکھتے ہوئے تم ہمیشہ کی آگ میں ڈالے جاؤ۔(۹) اور اگر تمہاری آنکھ تمہیں ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دو۔ کانا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو آنکھیں رکھتے ہوئے تم آتشِ جہنم میں ڈالے جاؤ۔

کھوئی ہوئی بھیڑ کی تمثیل

(۱۰) خبردار ان چھوٹوں میں سے کسی کو ناچیز نہ جاننا کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے پروردگار کا منہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔(۱۱)(کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے)۔(۱۲) تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر کسی آدمی کی سو بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جا کر اس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈے گا؟ (۱۳) اور اگر ایسا ہو کہ اسے پائے تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ ان ننانوے کی نسبت جو بھٹکی نہیں اس بھیڑ کی زیادہ خوشی کرے گا۔(۱۴) اسی طرح تمہارا پروردگار یہ نہیں چاہتا کہ ان چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو۔

اگر بھائی گناہ کرے

(۱۵) اگر تمہارا بھائی تمہارا گناہ کرے تو جاؤ اور خلوت میں بات چیت کر کے اسے سمجھاؤ۔ اگر وہ تمہاری سنے تو تم نے اپنا بھائی کو پالیا۔(۱۶) اور اگر نہ سنے تو ایک دو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ تا کہ ہر ایک بات دو تین گواہوں کی زبان سے ثابت ہو جائے۔(۱۷) اگر وہ ان کی سننے سے بھی انکار کرے تو جماعت سے کہہ اور اگر جماعت کی سننے سے بھی انکار کرے تو تم اسے مشرکین اور محصول لینے والوں کے برابر جانو۔

ایمان دار کا استحقاق

(۱۸) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ تم زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کھلے گا۔(۱۹) پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے پروردگار کی طرف سے جو آسمان پر ہے ان کے لئے ہو جائے گی۔(۲۰) کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں۔

معاف نہ کرنے والے نوکر کی تمثیل

(۲۱) اس وقت حضرت پطرس نے پاس آکر آپ سے کہا اے مولا اگر میرا بھائی میرا گناہ کرتا رہا ہے تو میں کتنی دفعہ اسے معاف کروں؟ کیا سات بار تک؟ (۲۲)سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے ستر بار تک۔(۲۳) پس "آسمان کی بادشاہی" اس بادشاہ کی مانند ہے جس نے اپنے نوکروں سے حساب لینا چاہا۔(۲۴) اور جب حساب لینے لگا تو اس کے سامنے ایک قرض دار حاضر کیا گیا جس پر اس کے دس ہزار توڑے آتے تھے۔(۲۵) مگر چونکہ

اس کے پاس ادا کرنے کو کچھ نہ تھا اس لئے اس کے مالک نے حکم دیا کہ یہ اور اس کی بیوی بچے اور جو کچھ اس کا ہے سب بیچا جائے اور قرض وصول کرلیا جائے۔(۲۶) پس نوکر نے گر کر اسے سجدہ کیا اور کہا اے مالک مجھے مہلت دیجئے، میں آپ کا سارا قرض ادا کردوں گا۔(۲۷) اس نوکر کے مالک نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا اور اس کا قرض بخش دیا۔(۲۸) جب وہ نوکر باہر نکلا تو اس کے ہم خدمتوں میں سے ایک اس کو ملا جس پر اس کے سو دینار آتے تھے۔ اس نے اس کو پکڑ کر اس کا گلا گھونٹا اور کہا جو میرا آتا ہے ادا کردو۔(۲۹) پس اس کے ہم خدمت نے اس کے سامنے گر کر اس کی منت کی اور کہا مجھے مہلت دیں، میں آپ کو ادا کردوں گا۔(۳۰) اس نے نہ مانا بلکہ جا کر اسے قید خانہ میں ڈال دیا کہ جب تک قرض ادا نہ کردے قید رہے۔(۳۱) پس اس کے ہم خدمت یہ حال دیکھ کر بہت غمگین ہوئے اور آکر اپنے مالک کو سب کچھ جو ہوا تھا سنا دیا۔(۳۲) اس پر اس کے مالک نے اس کو پاس بلا کر اس سے کہا اے شریر نوکر! میں نے وہ سارا قرض تمہیں اس لئے بخش دیا کہ تم نے میری منت کی تھی۔(۳۳) کیا تمہیں لازم نہ تھا کہ جیسا میں نے تم پر رحم کیا تم بھی اپنے ہم خدمت پر رحم کرتے؟(۳۴) اور اس کے مالک نے خفا ہو کر اس کو جلادوں کے حوالہ کیا کہ جب تک تمام قرض ادا نہ کردے قید رہے۔(۳۵) میرا پروردگار بھی تمہارے ساتھ اسی طرح کرے گا اگر تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دل سے معاف نہ کرے۔

رکوع ۱۹

طلاق کے بارے میں سیدنا عیسیٰ المسیح کی تعلیمات

(۱) جب سیدنا عیسیٰ یہ باتیں ختم کرچکے تو ایسا ہوا کہ گلیل سے روانہ ہو کر یردن کے پار یہودیہ کی سرحدوں میں آئے۔(۲) اور ایک بڑی بھیڑ آپ کے پیچھے ہولی اور آپ نے انہیں وہاں شفا عطا فرمائی۔(۳) اور فریسی (یہودی علماء دین کا ایک فرقہ) آپ کو آزمانے کو آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے؟(۴) آپ نے جواب میں فرمایا کہ کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جس نے انہیں بنایا اس نے ابتدا ہی سے انہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ۔(۵) اس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے؟(۶) پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے اسے آدمی جدا نہ کرے۔(۷) انہوں نے آپ سے کہا پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا ہے کہ طلاق نامہ دے کر چھوڑ دی جائے؟(۸) آپ نے ان سے فرمایا کہ موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تم کو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی مگر ابتدا سے ایسا نہ تھا۔(۹) اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرلے اور بھی زنا کرتا ہے۔(۱۰) صحابہ کرام نے آپ سے کہا کہ اگر مرد کا بیوی کے ساتھ ایسا ہی حال ہے تو بیاہ کرنا ہی اچھا نہیں۔(۱۱) آپ نے ان سے فرمایا سب اس بات کو قبول نہیں کرسکتے مگر وہی جن کو یہ قدرت دی گئی ہے۔(۱۲) کیونکہ بعض خوجے

ایسے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے اور بعض خوجے ایسے ہیں جن کو آدمیوں نے خوجہ بنایا اور بعض خوجے ایسے ہیں جنہوں نے " آسمان کی بادشاہی " کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا۔ جو قبول کرسکتا ہے وہ قبول کرے ۔

سیدنا عیسیٰ المسیح چھوٹے بچوں کو برکت عطا فرماتے ہیں

(۱۳) اس وقت لوگ بچوں کو آپ کے پاس لائے تاکہ آپ ان پر ہاتھ رکھے اور دعا دیں مگر صحابہ کرام نے انہیں جھڑکا۔ (۱۴) لیکن سیدنا عیسیٰ المسیح نے کہا بچوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی "ایسوں ہی کی ہے۔ (۱۵) اور آپ ان پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے تشریف لے گئے۔

نوجوان امیر آدمی

(۱۶) اور دیکھو ایک شخص نے پاس آکر آپ سے کہا اے استاد میں کون سی نیکی کروں کہ تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ (۱۷) آپ نے اس سے فرمایا تم مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتے ہو؟ نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تم زندگی میں داخل ہونا چاہتے ہو تو حکموں پر عمل کرو۔ (۱۸) اس نے آپ سے کہا کون سے حکموں پر؟ سیدنا عیسیٰ المسیح نے کہا یہ کہ خون نہ کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو، جھوٹی گواہی نہ دو، (۱۹) اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کرو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھو۔ (۲۰) اس جوان نے آپ سے کہا میں نے ان سب پر عمل کیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟ (۲۱) سیدنا عیسیٰ المسیح نے اس سے فرمایا اگر تم کامل ہونا چاہتے ہو تو جاؤ اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دو۔ تمہیں آسمان پر خزانہ ملے گا اور آکر میرے پیچھے ہولے۔ (۲۲) مگر وہ جوان یہ بات سن کر غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔

(۲۳) اور سیدنا عیسیٰ المسیح نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا میں تم سچ کہتا ہوں کہ دولت مند کا " آسمان کی بادشاہی " میں داخل ہونا مشکل ہے۔ (۲۴) اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔ (۲۵) صحابہ کرام یہ سن کر بہت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ پھر کون نجات پاسکتا ہے؟ (۲۶) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہوسکتا لیکن خدا تعالیٰ سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ (۲۷) اس پر حضرت پطرس نے جواب میں آپ سے کہا دیکھیئے ہم تو سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہولئے ہیں۔ پس ہم کو کیا ملے گا؟ (۲۸) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنی بزرگی کے تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہولئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کروگے۔ (۲۹) اور جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اس کو سو گنا ملے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ (۳۰) لیکن بہت سے اول آخر ہوجائیں گے اور آخر اول۔

رکوع ۲۰

تاکستان (انگوروں کے باغ) میں مزدور

(۱) کیونکہ "آسمان کی بادشاہی" اس گھر کے مالک کی مانند ہے جو سویرے نکلا تا کہ اپنے تاکستان میں مزدور لگائے۔ (۲) اور اس نے مزدوروں سے ایک دینار روز ٹھہرا کر انہیں اپنے تاکستان میں بھیج دیا۔ (۳) پھر پہر دن چڑھے کہ قریب نکل کر اس نے اوروں کو بازار میں بیکار کھڑے دیکھا۔ (۴) اور ان سے کہا تم بھی تاکستان میں چلے جاؤ۔ جو واجب ہے تم کو دوں گا۔ پس وہ چلے گئے۔ (۵) پھر اس نے دوپہر اور تیسرے پہر کے قریب نکل کر ویسا ہی کیا۔ (٦) اور کوئی ایک گھنٹہ دن رہے پھر نکل کر اوروں کو کھڑے پایا اور ان سے کہا تم کیوں یہاں تمام دن بیکار کھڑے رہے؟ (۷) انہوں نے اس سے کہا اس لئے کہ کسی نے ہم کو مزدوری پر نہیں لگایا۔ اس نے ان سے کہا تم بھی تاکستان میں چلے جاؤ۔ (۸) جب شام ہوئی تو تاکستان کے مالک نے اپنے کارندے سے کہا مزدوروں کو بلاؤ اور پچھلوں سے لے کر پہلوں تک ان کی مزدوری دے دو۔ (۹) جب وہ آئے جو گھنٹہ بھر دن رہے لگائے گئے تھے تو ان کو ایک ایک دینار ملا۔ (۱۰) جب پہلے مزدور آئے تو انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم کو زیادہ ملے گا اور ان کو بھی ایک ہی ایک دینار ملا۔ (۱۱) جب ملا تو گھر کے مالک سے یہ کہہ کر شکایت کرنے لگے کہ۔ (۱۲) ان پچھلوں نے ایک ہی گھنٹہ کام کیا ہے اور آپ نے ان کو ہمارے برابر کر دیا جنہوں نے دن بھر کا بوجھ اٹھایا اور سخت دھوپ سہی۔ (۱۳) اس نے جواب دے کر ان سے کہا میاں میں تمہارے ساتھ بے انصافی نہیں کرتا۔ کیا تمہارا مجھ سے ایک دینار نہیں ٹھہرا تھا؟ (۱۴) جو تمہارا ہے اٹھا لو اور چلے جاؤ۔ میری مرضی یہ ہے کہ جتنا تمہیں دیتا ہوں اس پچھلے کو بھی اتنا ہی دوں۔ (۱۵) کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں؟ یا تم اس لئے کہ میں نیک ہوں بُری نظر سے دیکھتے ہو؟ (۱٦) اسی طرح آخر اول ہو جائیں گے اور اول آخر۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے مصائب اور موت کا تیسری مرتبہ بیان

(۱۷) اور یروشلیم جاتے ہوئے سیدنا عیسیٰ المسیح بارہ صحابہ کرام کو الگ لے گئے اور راہ میں ان سے فرمایا (۱۸) دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور ابن آدم امام اعظم اور فقیہوں کے حوالہ کیا جائے گا اور وہ اس کے قتل کا حکم دیں گے۔ (۱۹) اور اسے مشرکین کے حوالہ کریں گے تا کہ وہ اسے ٹھٹھوں میں اڑائیں اور کوڑے ماریں اور مصلوب کریں اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔

ایک ماں کی درخواست

(۲۰) اس وقت زبدی کے بیٹوں کی والدہ نے اپنے بیٹوں کے ساتھ آپ کے سامنے آکر سجدہ کیا اور آپ سے عرض کرنے لگی۔ (۲۱) آپ نے اس سے فرمایا تم کیا چاہتی ہو؟ اس نے آپ سے کہا آپ یہ فرمادیجئے کہ میرے دونوں بیٹے آپ کی بادشاہی میں آپ کی دہنی اور بائیں طرف بیٹھیں۔ (۲۲) سیدنا عیسیٰ المسیح نے جواب میں فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ جو پیالہ میں پینے کو ہوں کیا تم پی سکتے ہو؟ انہوں نے آپ سے کہا پی سکتے ہیں۔ (۲۳) آپ نے ان سے فرمایا میرا پیالہ تو پیوگے لیکن اپنے دہنے بائیں کسی کو بٹھانا میرا کام نہیں مگر جن کے لئے میرے پروردگار کی طرف سے تیار کیا گیا ان ہی کے لئے ہے۔ (۲۴) اور جب دسوں نے یہ سنا تو ان دونوں بھائیوں سے خفا ہوئے۔ (۲۵) مگر سیدنا عیسیٰ المسیح نے انہیں پاس بلا کر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مشرکین کے سردار ان پر حکم چلاتے اور امیر ان پر اختیار جتاتے ہیں۔ (۲۶) تم میں ایسا نہ ہوگا بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے۔ (۲۷) اور جو تم میں اول ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ (۲۸) چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔

دو اندھوں کو شفا عطا فرمانا

(۲۹) اور جب وہ یریحو سے نکل رہے تھے ایک بڑی بھیڑ آپ کے پیچھے ہولی۔ (۳۰) اور دیکھو دو اندھوں نے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے یہ سن کر کہ سیدنا عیسیٰ المسیح تشریف لے جا رہے ہیں چلا کر کہا اے مولا ابن داؤد ہم پر رحم فرمادیجئے۔ (۳۱) لوگوں نے انہیں ڈانٹا کہ چپ رہیں لیکن وہ اور بھی چلا کر کہنے لگے اے مولا ابن داؤد ہم پر رحم کریں۔ (۳۲) سیدنا عیسیٰ المسیح نے کھڑے ہو کر انہیں بلایا اور فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں؟ (۳۳) انہوں نے آپ سے کہا اے مولا یہ کہ ہماری آنکھیں کھل جائیں۔ (۳۴) سیدنا عیسیٰ المسیح کو ترس آیا اور آپ نے ان کی آنکھوں کو چھوا اور وہ فوراً بینا ہوگئے اور آپ کے پیچھے ہولئے۔

رکوع ۲۱

یروشلیم میں شاہانہ داخلہ

(۱) اور جب وہ یروشلیم کے نزدیک پہنچے اور زیتون کے پہاڑ پر بیت فگے کے پاس آئے تو سیدنا عیسیٰ المسیح نے دو صحابہ کرام کو یہ کہہ کر بھیجا کہ ۔(۲) اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں پہنچتے ہی ایک گدھی بندھی ہوئی اور اس کے ساتھ بچہ پاؤ گے انہیں کھول کر میرے پاس لے آؤ۔ (۳) اور اگر کوئی تم سے کچھ کہے تو کہنا کہ مولا کو ان کی ضرورت ہے۔ وہ فی الفور انہیں بھیج دے گا۔(۴) یہ اس لئے ہوا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ ۔

(۵) صیون کی بیٹی سے کہو کہ

دیکھو تمہارا بادشاہ تمہارے پاس آتا ہے ۔

وہ حلیم اور گدھے پر سوار ہے

بلکہ لادُو کے بچے پر ۔

(٦) پس صحابہ کرام نے جا کر جیسا سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان کو حکم دیا تھا ویسا ہی کیا۔ (۷) اور گدھی اور بچے کو لا کر اپنے کپڑے ان پر ڈالے اور آپ ان پر بیٹھ گئے ۔ (۸) اور بھیڑ میں کے اکثر لوگوں نے اپنے کپڑے راستہ میں بچھائے اور اوروں نے درختوں سے ڈالیاں کاٹ کر راہ میں پھیلائیں ۔ (۹) اور بھیڑ جو آپ کے آگے آگے جاتی اور پیچھے پیچھے چلی آتی تھی پکار پکار کر کہتی تھی ابن داؤد کو ہوشعنا ۔ قابلِ ستائش ہے وہ جو پروردگار کے نام پر آتے ہیں۔ عالم بالا پر ہوشعنا ۔(۱۰) اور جب آپ یروشلیم میں داخل ہوئے تو سارے شہر میں ہل چل پڑ گئی اور لوگ کہنے لگے یہ کون ہے؟ (۱۱) بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرۃ کا نبی عیسیٰ ہے۔

بیت اللہ میں داخلہ

(۱۲) اور سیدنا عیسیٰ المسیح نے بیت اللہ میں داخل ہو کر ان سب کو نکال دیا جو بیت اللہ میں خرید و فروخت کر رہے تھے اور صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں الٹ دیں۔(۱۳) اور ان سے فرمایا لکھا ہے کہ میرا گھر دعا کا گھر کہلائے گا مگر تم اسے ڈاکوؤں کی کھو بناتے ہو۔(۱۴) اور اندھے اور لنگڑے بیت اللہ میں آپ کے پاس آئے اور آپ نے انہیں شفا عطا فرمائی ۔(۱۵) لیکن جب امام اعظم اور فقیہوں نے ان عجیب کاموں کو جو آپ نے کئے اور لڑکوں کو بیت اللہ میں ابن داؤد کو ہوشعنا

پکارتے دیکھا تو خفا ہو کر آپ سے کہنے لگے ۔ (۱۶) تم سنتے ہو کہ یہ کیا کہتے ہیں؟ سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا ہاں ۔ کیا تم نے یہ کبھی نہیں پڑھا کہ بچوں اور شیر خواروں کے منہ سے تم نے حمد کو کامل کرایا؟ (۱۷) اور آپ انہیں چھوڑ کر شہر سے باہر بیت عنیاہ میں گئے اور رات کو وہیں قیام فرمایا ۔

(۱۸) اور جب صبح کو پھر شہر کو تشریف لے جارہے تھے تو آپ کو بھوک لگی ۔ (۱۹) اور راہ کے کنارے انجیر کا ایک درخت دیکھ کر آپ اس کے پاس گئے اور پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پا کر اس سے فرمایا کہ آئندہ تم میں کبھی پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اسی دم سوکھ گیا ۔ (۲۰) صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور کہا یہ انجیر کا درخت کیوں کر ایک دم سوکھ گیا! (۲۱) سیدنا عیسیٰ نے جواب میں ان سے فرمایا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہی کروگے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہوگے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یوں ہی ہوجائے گا ۔ (۲۲) اور جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگوگے وہ سب تم کو ملے گا ۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے اختیار کے بارے میں سوال

(۲۳) اور جب آپ بیت اللہ میں آکر درس فرمارہے تھے تو امامِ اعظم اور قوم کے بزرگوں نے آپ کے پاس آکر کہا تم ان کاموں کو کس اختیار سے کرتے ہو؟ اور یہ اختیار کس نے دیا ہے؟ (۲۴) سیدنا عیسیٰ نے جواب میں ان سے فرمایا میں بھی تم سے ایک بات پوچھتا ہوں ۔ اگر وہ مجھے بتاؤ گے تو میں بھی تم کو بتاؤں گا کہ ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہوں ۔ (۲۵) یحییٰ کا اصطباغ کہاں سے تھا؟ آسمان کی طرف سے یا انسان کی طرف سے ؟ وہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہم کہیں آسمان کی طرف سے تو وہ ہم سے کہے گا پھر تم نے کیوں اس کا یقین نہ کیا؟ (۲۶) اور اگر کہیں انسان کی طرف سے تو ہم عوام سے ڈرتے ہیں کیونکہ سب یحییٰ کو نبی جانتے ہیں ۔ (۲۷) پس انہوں نے جواب میں سیدنا عیسیٰ المسیح سے کہا ہم نہیں جانتے ۔ آپ نے بھی ان سے فرمایا میں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ ان باتوں کو کس اختیار سے کرتا ہوں ۔

دو بیٹوں کی تمثیل

(۲۸) تم کیا سمجھتے ہو؟ ایک آدمی کے دو بیٹے تھے ۔ اس نے پہلے کے پاس جا کر کہا بیٹا آج تاکستان میں کام کرو ۔ (۲۹) اس نے جواب میں کہا میں نہیں جاؤں گا مگر پیچھے پچھتا کر چلا گیا ۔ (۳۰) پھر دوسرے کے پاس جا کر اس نے اسی طرح کہا ۔ اس نے جواب دیا اچھا جناب ۔ مگر گیا نہیں ۔ (۳۱) ان دونوں میں سے کون اپنے باپ کی مرضی بجالایا ؟ انہوں نے کہا پہلا ۔ سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ محصول لینے والے اور کسبیاں تم سے پہلے خدا کی بادشاہی میں داخل ہوتی ہیں ۔ (۳۲) کیونکہ

یحییٰ سچائی کے طریق پر تمہارے پاس آیا اور تم نے اس کا یقین نہ کیا مگر محصول لینے والوں اور کسبیوں نے اس کا یقین کیا اور تم دیکھ کر پیچھے بھی نہ پچھتائے کہ اس کا یقین کرلیتے۔

تاکستان (انگوروں کے باغ) کے باغبانوں کی تمثیل

(۳۳) ایک اور تمثیل سنو۔ ایک گھر کا مالک تھا جس نے تاکستان لگایا اور اس کی چاروں طرف احاطہ گھیرا اور اس میں حوض کھودا اور بُرج بنایا اور اسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا۔ (۳۴) اور جب پھل کا موسم قریب آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا۔ (۳۵) اور باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو قتل کیا اور کسی سنگسار کیا۔(۳۶) پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا جو پہلوں سے زیادہ تھے اور انہوں نے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔(۳۷) آخر اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔ (۳۸) جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا یہی وارث ہے۔ آؤ! اسے قتل کرکے اس کی میراث پر قبضہ کرلیں۔(۳۹) اور اسے پکڑ کر تاکستان سے باہر نکالا اور قتل کردیا۔ (۴۰) پس جب تاکستان کا مالک آئے گا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟ (۴۱) انہوں نے اس سے کہا ان بدکاروں کو بری طرح ہلاک کرے گا اور باغبانوں کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اس کا پھل دیں۔(۴۲) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا تم نے کلامِ پاک میں کبھی نہیں پڑھا کہ

جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔
وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا۔
یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا
اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟

(۴۳) اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ (۴۴) اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا لیکن جس پروہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔(۴۵) اور جب امامِ اعظم اور فریسیوں نے آپ کی تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے حق میں فرماتے ہیں۔(۴۶) اور آپ کو پکڑنے کی کوشش میں تھے لیکن عوام الناس سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ آپ کو نبی جانتے تھے۔

رکوع ۲۲

شادی کی ضیافت کی تمثیل

(۱) سیدنا عیسیٰ المسیح پھر ان سے تمثیلوں میں فرمانے لگے کہ (۲) آسمان کی بادشاہی اس بادشاہ کی مانند ہے جس نے اپنے بیٹے کی شادی کی۔(۳) اور اپنے نوکروں کو بھیجا کہ بلائے ہوؤں کو شادی میں بلالائیں مگر انہوں نے آنا نہ چاہا ۔ (۴) پھر اس نے اور نوکروں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ بلائے ہوؤں سے کہو کہ دیکھو میں نے ضیافت تیار کرلی ہے ۔ میرے بیل اور موٹے موٹے جانور ذبح ہوچکے ہیں اور سب کچھ تیار ہے ۔ شادی میں آؤ۔ (۵) مگروہ بے پروائی کرکے چل دیئے ۔ کوئی اپنے کھیت کی کوئی اپنی سوداگری کو۔ (۶) اور باقیوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر بے عزت کیا اور مار ڈالا ۔ (۷) بادشاہ غضبناک ہوا اور اس نے اپنا لشکر بھیج کر ان خونیوں کو ہلا کردیا اور ان کا شہر جلادیا۔ (۸) تب اس نے اپنے نوکروں سے کہا کہ شادی کی ضیافت تو تیار ہے مگر بلائے ہوئے لائق نہ تھے ۔ (۹) پس راستوں کے ناکوں پر جاؤ اور جتنے تمہیں ملیں شادی میں بلالاؤ۔ (۱۰) اور وہ نوکر باہر راستوں پر جاکر جو انہیں ملے کیا بُرے کیا بھلے سب کو جمع کرلائے اور شادی کی محفل مہمانوں سے بھر گئی ۔ (۱۱) اور جب بادشاہ مہمانوں کو دیکھنے کو اندر آیا تو اس نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو شادی کے لباس میں نہ تھا ۔ (۱۲) اور اس نے اس سے کہا میاں تو شادی کی پوشاک پہنے بغیر یہاں کیوں کر آگیا؟ لیکن اس کا منہ بند ہوگیا۔ (۱۳) اس پر بادشاہ نے خادموں سے کہا اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اندھیرے میں ڈال دو۔وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ (۱۴) کیونکہ بلائے ہوئے بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے ۔

جزیہ کے بارے میں سوال

(۱۵) اس وقت یہودی علماء دین نے جاکر مشورہ کیا کہ آپ کو کس طرح باتوں میں پھنسائیں ۔ (۱۶) پس انہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیوں کے ساتھ آپ کے پاس بھیجا اور انہوں نے کہا اے استاد ہم جانتے ہیں کہ آپ سچے ہیں اور سچائی سے خدا تعالیٰ کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں اور کسی کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ آپ کسی آدمی کے طرف دار نہیں۔ (۱۷) پس ہمیں بتائیے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں؟ (۱۸) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان کی شرارت جان کر فرمایا اے منافقو مجھے کیوں آزماتے ہو؟ (۱۹) جزیہ کا سکہ مجھے دکھاؤ۔وہ ایک دینار آپ کے پاس لائے ۔ (۲۰) آپ نے ان سے فرمایا یہ صورت اور نام کس کا ہے ؟ (۲۱) انہوں نے آپ سے کہا قیصر کا۔ اس پر آپ نے ان سے فرمایا پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا تعالیٰ کا ہے خدا کو ادا کرو۔ (۲۲) انہوں نے یہ سن کر تعجب کیا اور آپ کو چھوڑ کر چلے گئے ۔

قیامت کے بارے میں سوال

(۲۳) اسی دن صدوقی (یہودی فرقہ)جوکہتے ہیں کہ قیامت نہیں ہو گی آپ کے پاس آئے اور آپ سے یہ سوال کیا کہ (۲۴) اے استاد ! موسیٰ نے کہا تھا کہ اگر کوئی بے اولاد مرجائے تو اس کا بھائی اس کی بیوی سے بیاہ کرلے اور اپنے بھائی کے لئے نسل پیدا کرے ۔ (۲۵) اب ہمارے درمیان سات بھائی تھے اورپہلا بیاہ کرکے مرگیا اور اس سبب سے کہ اس کے اولاد نہ تھی اپنی بیوی اپنے بھائی کے لئے چھوڑ گیا۔ (۲۶) اسی طرح دوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک ۔ (۲۷) سب کے بعد وہ عورت بھی مرگئی۔(۲۸)پس وہ قیامت میں ان ساتوں میں سے کس کی بیوی ہوگی؟ کیونکہ سب نے اس سے بیاہ کیا تھا ۔(۲۹) سیدنا عیسیٰ المسیح نے جواب میں فرمایا تم گمراہ ہو اس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خدا تعالیٰ کی قدرت کو ۔ (۳۰) کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہو گی بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے ۔(۳۱) مگر مُردوں کے جی اٹھنے کی بابت جو خدا تعالیٰ نے تمہیں فرمایا تھا کیا تم نے وہ نہیں پڑھا کہ ۔(۳۲) میں ابرہام، کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں؟ وہ تو مردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے۔(۳۳) لوگ یہ سن کر آپ کی تعلیم سے حیران ہوئے۔

بڑا حکم

(۳۴)اور جب فریسیوں نے سنا کہ آپ نے صدوقیوں کا منہ بند کردیا تو وہ جمع ہوگئے ۔ (۳۵) اور ان میں سے ایک عالم شرح نے آزمانے کے لئے آپ سے پوچھا(۳۶) اے استاد ! توریت شریف میں کون سا حکم بڑا ہے؟ (۳۷) آپ نے اس سے فرمایا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ ۔(۳۸) بڑا اور پہلا حکم یہی ہے ۔(۳۹) اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے براب محبت رکھ (۴۰) ان ہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے۔

المسیح کے بارے میں سول

(۴۱) اور جب فریسی جمع ہوئے تو سیدنا عیسیٰ نے ان سے یہ پوچھا (۴۲) کہ تم مسیح کے حق میں کیا سمجھتے ہو؟ وہ کس کا بیٹا ہے ؟ انہوں نے آپ سے کہا داؤد کا ۔

(۴۳) آپ نے ان سے کہا پس داؤد روح کی ہدایت سے کیونکر اسے خداوند کہتا ہے کہ ۔

(۴۴) خداوند نے میرے خداوند سے کہا

میری دہنی طرف بیٹھ

جب تک میں تمہارے دشمنوں کو تمہارے پاؤں کے نیچے نہ کردوں؟

(۴۵) پس جب داؤد اس کو مولا کہتا ہے کہ تو وہ اسکا بیٹا کیونکر ٹھہرا؟ (۴۶) اور کوئی آپ کے جواب میں ایک حرف نہ کہہ سکا اور نہ اس دن سے پھر کسی نے آپ سے سوال کرنے کی جرات کی۔

رکوع ۲۳

فقیہوں اور فریسیوں کی تعلیم سے خبردار

(۱) اس وقت سیدنا عیسیٰ المسیح نے بھیڑ سے اور اپنے صحابہ کرام سے یہ باتیں کہیں کہ۔ (۲) فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ (۳) پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔ (۴) وہ ایسے بھاری بوجھ جن کا اٹھانا مشکل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھے پر رکھتے ہیں مگر آپ ان کو اپنی انگلی سے بھی ہلانا نہیں چاہتے۔ (۵) وہ اپنے سب کام لوگوں کو دکھانے کو کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے تعویذ بڑے بناتے ہیں اور اپنی پوشاک کے کنارے چوڑے رکھتے ہیں۔ (۶) اور ضیافتوں میں صدر نشینی اور عبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کرسیاں (۷) اور بازاروں میں سلام اور آدمیوں سے ربی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ (۸) مگر تم ربی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہی ہے اور تم سب بھائی ہو۔ (۹) اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تمہارا باپ (پروردگار) ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ (۱۰) اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح۔ (۱۱) لیکن جو تم میں بڑا ہے وہ تمہارا خادم بنے۔ (۱۲) اور جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا۔

سیدنا عیسیٰ المسیح فقیہوں اور فریسیوں کی منافقت ظاہر کرتے ہیں

(۱۳) اے منافقو فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔

(۱۴) اے منافقو فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو اور دکھاوے کے لئے نماز کو طول دیتے ہو۔ تمہیں زیادہ سزا ہوگی۔

(۱۵) اے منافقو فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس !کہ ایک مرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہوچکتاہے تو اسے اپنے سے دونا جہنم کافرزند بنادیتے ہو۔

(۱۶) اے اندھے راہ بتانے والو تم پر افسوس ! جوکہتے ہو کہ اگر کوئی مقدس کی قسم کھائے توکچھ بات نہیں لیکن اگرمقدس کے سونے کی قسم کی کھائے تواس کا پابند ہوگا۔

(۱۷)اے احمقو اور اندھو سونا بڑاہے یا مقدس جس نے سونے کو مقدس کیا؟ (۱۸) اورپھر کہتے ہو کہ اگر کوئی قربان گاہ کی قسم کھائے توکچھ بات نہیں لیکن جو نذر اس پر چڑھی ہو اگراس کی قسم کھائے تو اس کا پابند ہوگا ۔(۱۹) اے اندھو نذر بڑی ہے یا قربان گاہ جو نذر کو مقدس کرتی ہے؟(۲۰) پس جو قربان گاہ کی قسم کھاتاہے وہ اس کی اور ان سب چیزوں کی جو اس پر ہیں قسم کھاتاہے ۔(۲۱) اور جو مقدس کی قسم کھاتا ہے وہ اس کی اور اس کے رہنے والے کی قسم کھاتا ہے ۔(۲۲)اور جو آسمان کی قسم کھاتاہے وہ خدا کے تخت کی اور اس پر بیٹھنے والے کی قسم کھاتاہے ۔

(۲۳) اے منافقو فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ! کہ پودینہ اور سونف اور زیرہ پر توعشر دیتے ہو پر تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑدیا ہے۔لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اوروہ بھی نہ چھوڑتے۔(۲۴) اے اندھے راہ بتانے والو جو مچھر کو توچھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو۔

(۲۵) اے منافقو فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس !کہ پیالے اور رکابی کواوپر سے صاف کرتے ہومگر وہ اندر لُوٹ اور ناپرہیزگاری سے بھرے ہیں ۔(۲۶) اے اندھے فریسی ! پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کرو تاکہ اوپر سے بھی صاف ہوجائیں ۔

(۲۷) اے منافقو فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ! کہ تم سفیدی پھر ئی ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہیں ۔(۲۸) اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو پرہیزگار دکھائی دیتے ہومگر باطن میں منافقت اور بے دینی سے بھرے ہو۔

فقہیوں اور فریسیوں کی سزا کی پیش گوئی

(۲۹) اے منافقو فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس ! کہ نبیوں کی قبریں بناتے اور پرہیزگار کے مقبرے آراستہ کرتے ہو۔ (۳۰) اورکہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانہ میں ہوتے تو نبیوں کے خون میں ان کے شریک نہ ہوتے ۔(۳۱) اس طرح تم اپنی دانست شہادت دیتے ہو کہ تم نبیوں کے قاتلوں کے فرزند ہو۔(۳۲) غرض اپنے باپ دادا کا پیمانہ بھردو۔ (۳۳) اے سانپو ! اے افعی کے بچو! تم جہنم کے سزا سے کیوں کر بچو گے ؟ (۳۴) اس لئے دیکھو میں نبیوں اور داناؤں اور فقیہوں کو

تمہارے پاس بھیجتا ہوں ۔ ان میں سے تم بعض کو قتل اور مصلوب کروگے اور بعض کو اپنے عبادت خانوں میں کوڑے مارو گے اور شہر بشہر ستاتے پھروگے ۔(۳۵) تا کہ سب پرہیز گاروں کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آئے۔ دیانتدار ہابل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریا کے خون تک جسے تم نے مقدس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا۔(۳۶) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس زمانہ کے لوگوں پر آئے گا۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کی یروشلیم سے محبت

(۳۷)اے یروشلیم ! اے یروشلیم ! تو جو نبیوں کو قتل کرتا ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتا ہے ! کتنی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کرلوں مگر تم نے نہ چاہا !(۳۸)دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔(۳۹) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہر گز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو پروردگار کے نام سے آتا ہے ۔

رکوع ۲۴

بیت اللہ کی بربادی کی پیش گوئی

(۱)سیدنا عیسیٰ المسیح بیت اللہ سے نکل کر جا رہے تھے کہ آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس آئے تاکہ آپ کو بیت اللہ کی عمارتیں دکھائیں (۲) آپ نے جواب میں ان سے فرمایا کیا تم ان سب چیزوں کو نہیں دیکھتے ؟میں تم سچ کہتا ہوں کہ یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے گا۔

ایذارسانیاں

(۳) اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھے تھے آپ کے صحابہ کرام نے الگ آپ کے پاس آکر کہا ہم کو بتائیں کہ باتیں کب ہوں گی ؟ اور آپ کے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا ؟(۴)سیدنا عیسیٰ المسیح نے جواب میں فرمایا کہ خبردار ! کوئی تم کو گمراہ نہ کردے ۔(۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے ۔(۶) اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے ۔ خبردار! گھبرا نہ جانا ! کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔(۷) کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔(۸) لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہوں گی ۔(۹) اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لئے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی ۔(۱۰) اور اس وقت

بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے اور ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے ۔ (۱۱) اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے ۔(۱۲) اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑجائے گی ۔(۱۳) مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا ۔(۱۴) اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے شہادت ہو۔ تب خاتمہ ہوگا۔

دہشتناک مکروہ چیز

(۱۵) پس جب تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کاذکر دانی ایل نبی کی معرفت ہوا ، مقدس مقام میں کھڑا ہوا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے)(۱۶) تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں ۔ (۱۷) جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کو نیچے نہ اترے ۔ (۱۸) اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے ۔(۱۹) مگر افسوس ان پر جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں اور جو دودھ پلاتی ہوں ! (۲۰) پس دعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے (۲۱) کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی۔ (۲۲) اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا ۔(۲۴) کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں ۔ (۲۵) دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے۔ (۲۶) پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا ۔(۲۷) کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کاآنا ہوگا ۔(۲۸) جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہوجائیں گے ۔

ابن آدم کی آمد ثانی

(۲۹) اور فوراًان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائیں جائیں گی ۔(۳۰) اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور عظمت کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ (۳۱) اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے ۔

انجیر کے درخت سے سبق

(۳۲) اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو، جونہی اس کی ڈالی نرم ہوتی ہے اور پتے نکلتے ہیں تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔(۳۳) اسی طرح جب تم ان سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔(۳۴) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی (۳۵) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔

آمد ثانی کا دن اور گھڑی

(۳۶) لیکن اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ (پروردگار)(۳۷)جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔(۳۸) کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بادشاہی کرتے تھے اس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا۔ (۳۹) اور جب تک طوفان آکر ان سب کو بہا نہ لے گیا ان کی خبر نہ ہوئی اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا۔(۴۰) اس وقت دو آدمی کھیت میں ہوں گے ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔(۴۱) دو عورتیں چکی پیستی ہوں گی۔ ایک لے لی جائے گی اور دوسری چھوڑی دی جائے گی۔(۴۲) پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا مولا کس دن آئے گا۔(۴۳) لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کے کون سے پہر آئے گا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگانے دیتا۔(۴۴) اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آجائے گا۔

وفادار یا نمک حرام نوکر

(۴۵) پس وہ دیانت دار اور عقل مند نوکر کون سا ہے جسے مالک نے اپنے نوکر چاکروں پر مقرر کیا تاکہ وقت پر ان کو کھانا دے۔(۴۶) مبارک ہے وہ نوکر جسے اس کا مالک آکر ایسا ہی کرتے پائے۔(۴۷) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اسے اپنے سارے مال کا مختار کردے گا۔(۴۸) لیکن اگر وہ خراب نوکر اپنے دل میں یہ کہہ کر کہ میرے مالک کے آنے میں دیر ہے۔(۴۹) اپنے ہم خدمتوں کو مارنا شروع کرے اور شرابیوں کے ساتھ کھائے پیئے۔ (۵۰) تو اس نوکر کا مالک ایسے دن کہ وہ اس کی راہ نہ دیکھتا ہو اور ایسی گھڑی کہ وہ نہ جانتا ہو آموجود ہوگا۔(۵۱) اور خوب کوڑے لگا کر اس کو منافقین میں شامل کرے گا۔وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

رکوع ۲۵

دس کنواریوں کی تمثیل

(۱) اس وقت آسمان کی بادشاہی ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لے کر دلہا کے استقبال کو نکلیں ۔(۲) ان میں پانچ بیوقوف اور پانچ عقل مند تھیں۔(۳) جو بیوقوف تھیں انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا ۔(۴) مگر عقل مندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کپیوں میں تیل بھی لے لیا۔(۵) اور جب دلہا نے دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں ۔(۶) آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو دلہا آگیا ! اس کے استقبال کو نکلو۔(۷) اس وقت وہ سب کنواریاں اٹھ کر اپنی اپنی مشعل درست کرنے لگیں۔(۸) اور بیوقوفوں نے عقل مندوں سے کہا اپنے تیل میں سے کچھ ہم کو بھی دے دو کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ (۹) عقل مندوں نے جواب دیا کہ شاید ہمارے تمہارے دونوں کے لئے کافی نہ ہو بہتر یہ کہ بیچنے والے کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔(۱۰) جب وہ مول لینے جارہی تھیں تو دلہا آپہنچا اور جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی کے جشن میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہوگیا۔ (۱۱) پھر وہ باقی کنواریاں بھی آئیں اور کہنے لگیں اے مولا ! اے مولا ہمارے لئے دروازہ کھول دیجئے ۔(۱۲) اس نے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں تم کو نہیں جانتا ۔(۱۳) پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہ اس کو جانتے ہو نہ اس گھڑی کو۔

توڑوں کی تمثیل

(۱۴) کیونکہ یہ اس آدمی کا سا حال ہے جس نے پردیس جاتے وقت اپنے گھر کے نوکروں کو بلا کر اپنا مال ان کے سپرد کیا۔(۱۵) اور ایک کو پانچ توڑے دیئے ۔ دوسرے کو دو اور تیسرے کو ایک یعنی ہر ایک کو اس کی لیاقت کے مطابق دیا اور پردیس چلا گیا۔(۱۶) جس کو پانچ توڑے ملے تھے اس نے فوراً جا کر ان سے لین دین کیا اور پانچ توڑے اور پیدا کرلئے ۔ (۱۷) اسی طرح جسے دو ملے تھے اس نے بھی دو اور کمائے ۔(۱۸) مگر جس کو ایک ملا تھا اس نے جا کر زمین کھودی اور اپنے مالک کا روپیہ چھپادیا ۔(۱۹) بڑی مدت کے بعد ان نوکروں کا مالک آیا اور ان سے حساب لینے لگا۔(۲۰) جس کو پانچ توڑے ملے تھے وہ پانچ توڑے اور لے کر آیا اور کہا اے مولا! آپ نے پانچ توڑے مجھے سپرد کئے تھے۔دیکھئے میں نے پانچ توڑے اور کمائے۔ (۲۱)اس کے مالک نے اس سے کہا اے اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش ! تم تھوڑے میں دیانتدار رہے۔ میں تمہیں بہت چیزوں کا مختار بناؤں گا ۔اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو ۔(۲۲) اور جس کو دو توڑے ملے تھے اس نے بھی پاس آکر کہا اے مولا! آپ نے دو

توڑے مجھے سپرد کئے تھے۔ دیکھئے میں نے دو اور توڑے کمائے۔ (۲۳) اس کے مالک نے اس سے کہا اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش! تم تھوڑے میں دیانتدار رہے۔ میں تمہیں بہت چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔ (۲۴) اور جس کو ایک توڑا ملا تھا وہ بھی پاس آکر کہنے لگا اے مولا میں آپ کو جانتا تھا کہ آپ سخت آدمی ہیں اور جہاں نہیں بویا وہاں سے کاٹتے ہیں اور جہاں نہیں بکھیرا وہاں سے جمع کرتے ہیں۔ (۲۵) پس میں ڈرا اور جا کر آپ کو توڑا زمین میں چھپا دیا۔ دیکھیں جو آپ کا ہے وہ موجود ہے۔ (۲۶) اس کے مالک نے جواب میں اس سے کہا اے شریر اور سست نوکر! تم جانتے تھے کہ جہاں میں نے نہیں بویا وہاں سے کاٹتا ہوں اور جہاں میں نے نہیں بکھیرا وہاں سے جمع کرتا ہوں۔ (۲۷) پس تمہیں لازم تھا کہ میرا روپیہ ساہوکاروں کو دیتے تو میں آکر اپنا مال سود سمیت لیتا۔ (۲۸) پس اس سے وہ توڑا لے لو اور جس کے پاس دس توڑے ہیں اسے دے دو۔ (۲۹) کیونکہ جس کے پاس ہے اسے دیا جائے گا اور اس کے پاس زیادہ ہو جائے گا مگر جس کے پاس نہیں ہے اس سے وہ بھی جو اس کے پاس ہے لے لیا جائے گا۔ (۳۰) اور اس نکمے نوکر کو باہر اندھیرے میں ڈال دو۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

روزِ عدالت

(۳۱) جب ابن آدم اپنی عظمت میں آئے گا اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنی بزرگی کے تخت پر بیٹھے گا۔ (۳۲) اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔ (۳۳) اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ (۳۴) اس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا آؤ میرے پروردگار کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اسے میراث میں لے لو۔ (۳۵) کیونکہ میں بھوکا تھا، تم نے مجھے کھانا کھلایا، میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا، میں پردیسی تھا، تم نے مجھے اپنے گھر میں اتارا۔ (۳۶) ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا، بیمار تھا تم نے میری خبر لی، قید میں تھا، تم میرے پاس آئے، (۳۷) تب دیانتدار جواب میں اس سے کہیں اے مولا ہم نے کب آپ کو بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا، پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ (۳۸) ہم نے کب آپ کو پردیسی دیکھ کر گھر میں اتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ (۳۹) ہم کب آپ کو بیمار دیکھ کر آپ کے پاس آئے؟ (۴۰) بادشاہ جواب میں ان سے فرمائے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔ (۴۱) پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اے ملعونو میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (۴۲) کیونکہ میں بھوکا تھا، تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا، پیاسا تھا، تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ (۴۳) پردیسی تھا تم نے مجھے گھر میں نہ اتارا، ننگا تھا، تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا، بیمار اور قید میں تھا، تم نے میری خبر نہ لی، (۴۴) تب وہ بھی جواب میں کہیں گے اے مولا! ہم نے کب آپ کو بھوکا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھ کر آپ کی خدمت نہ کی؟ (۴۵) اس وقت وہ ان سے

فرمائے گا یہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو میرے ساتھ نہ کیا؟ (۴۶) اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر دیانتدار ہمیشہ کی زندگی۔

رکوع ۲۶

سیدنا مسیح کے خلاف سازش

(۱) اور جب سیدنا عیسیٰ یہ سب باتیں ارشاد فرما چکے تو ایسا ہوا کہ آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا۔ (۲) تم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد " عیدِ فسح" ہوگی اور ابن آدم مصلوب ہونے کو پکڑوایا جائے گا۔ (۳) اس وقت امامِ اعظم اور قوم کے بزرگ کائفا نام امامِ اعظم کے دیوان خانہ میں جمع ہوئے۔ (۴) اور مشورہ کیا کہ سیدنا عیسیٰ المسیح کو فریب سے پکڑ کر قتل کریں۔ (۵) مگر کہتے تھے کہ عید میں نہیں، ایسا نہ ہو کہ عوام الناس میں بلوا ہوجائے۔

بیت عنیاہ میں سیدنا عیسیٰ المسیح پر عطر انڈیلنا

(۶) اور جب سیدنا عیسیٰ المسیح بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے گھر میں تھے (۷) تو ایک عورت سنگِ مرمر کے عطر دان میں قیمتی عطر لے کر آپ کے پاس آئی اور جب آپ کھانا کھانے بیٹھے تو آپ کے سر پر ڈالا۔ (۸) صحابہ کرام یہ دیکھ کر خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کس لئے ضائع کیا گیا؟ (۹) یہ تو بڑے داموں کو بک کر غریبوں کو دیا جاسکتا تھا۔ (۱۰) سیدنا عیسیٰ المسیح نے یہ جان کر ان سے فرمایا اس عورت کو کیوں دق کرتے ہو؟ اس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ (۱۱) کیونکہ غریب غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ نہ رہوں گا۔ (۱۲) اور اس نے میرے دفن کی تیاری کے لئے یہ عطر میرے بدن پر ڈالا۔ (۱۳) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اس انجیل کی تبلیغ کی جائے گی یہ بھی جو اس نے کیا اس کی یادگاری میں کہا جائے گا۔

یہوداہ اسکریوتی کی غداری

(۱۴) اس وقت ان بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہوداہ اسکریوتی تھا امامِ اعظم کے پاس جا کر کہا کہ (۱۵) اگر میں اسے (یعنی سیدنا عیسیٰ) کو تمہارے حوالہ کرادوں تو مجھے کیا دو گے؟ انہوں نے اسے تیس دینار تول کر دے دئیے۔ (۱۶) اور وہ اس وقت سے آپ کے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔

آخری فسح

(۱۷) اور عیدِ فطیر کے پہلے دن صحابہ کرام نے سیدنا عیسیٰ المسیح کے پاس آکر کہا آپ کہاں چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے فسح کھانے کی تیاری کریں؟(۱۸) آپ نے فرمایا شہر میں فلاں شخص کے پاس جا کر اس سے کہنا استاد فرماتے ہیں کہ میرا وقت نذدیک ہے۔ میں اپنے شاگردوں کے ساتھ تمہارے وہاں عیدِ فسح کروں گا۔(۱۹) اور جیسا سیدنا عیسیٰ المسیح نے اپنے صحابہ کرام کو حکم دیا تھا انہوں نے ویسا ہی کیا اور فسح تیار کیا۔(۲۰) جب شام ہوئی اور آپ بارہ صحابہ کرام کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے۔(۲۱) اور جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو آپ نے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔(۲۲) اور بہت ہی دلِ گیر ہوئے اور ہر ایک آپ سے کہنے لگا اے مولا کیا میں ہوں ؟ (۲۳) آپ نے جواب میں فرمایا جس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا ہے وہی مجھے پکڑوائے گا ۔(۲۴) ابن آدم تو جیسا اس کے حق میں لکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اس آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے ! اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا ہوتا ۔(۲۵) آپ کے پکڑوانے والے یہوداہ نے جواب میں کہا اے ربی کیا میں ہوں؟آپ نے اس سے فرمایا تم نے خود کہہ دیا۔

عشائے ربانی

(۲۶) جب وہ کھا رہے تھے تو سیدنا عیسیٰ المسیح نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور صحابہ کرام کو دے کر فرمایا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے(۲۷) پھر پیالہ لے کر شکر کیا اور ان کو دے کر فرمایا تم سب اس میں سے پیو۔(۲۸) کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔(۲۹) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیوں گا۔اس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے پروردگار کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں۔
(۳۰) پھر وہ گیت گا کر باہر زیتون کے پہاڑ پر گئے۔

حضرت پطرس کے انکار کی پیش گوئی

(۳۱) اس وقت سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا تم سب اسی رات میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کو ماروں گا اور گلہ کی بھیڑیں پراگندہ ہوجائیں گی۔(۳۲)لیکن میں اپنے جی اٹھنے کے بعد تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا ۔(۳۳) حضرت پطرس نے جواب میں آپ سے کہا سب آپ کی بابت ٹھوکر کھائیں گے لیکن

میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤں گا ۔(۳۴) سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تم تین بار میرا انکار کروں گے۔(۳۵) حضرت پطرس نے آپ سے کہا اگر آپ کے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تو بھی آپ کا انکار ہر گز نہ کروں گا اور سب صحابہ کرام نے بھی اسی طرح کہا۔

گتسمنی باغ میں دعا

(۳۶) اس وقت سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان کے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آئے اور اپنے صحابہ کرام سے فرمایا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جا کر دعا کروں۔ (۳۷) اور حضرت پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کے ساتھ لے کر غمگین اور بیقرار ہونے لگے ۔ (۳۸) اس وقت آپ نے ان سے فرمایا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ (۳۹) پھر ذرا آگے بڑھے اور سجدہ ریز ہو کر دعا کی اے میرے پروردگار ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے ۔ تو بھی نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہو۔(۴۰) پھر صحابہ کرام کے پاس آکر ان کو سوتے پایا اور حضرت پطرس سے فرمایا کیا تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے ؟ (۴۱) جاگو اور دعا کرو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔ روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے۔(۴۲) پھر دوبارہ آپ نے جا کر یوں دعا کی اے میرے پروردگار ! اگر یہ میرے پیئے بغیر ٹل نہیں سکتا تو آپ کی مرضی پوری ہو۔ (۴۳) اور آکر انہیں پھر سوتے پایا کیونکہ ان کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔ (۴۴) اور ان کو چھوڑ کر پھر تشریف لے گئے اور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دعا کی ۔ (۴۵) تب صحابہ کرام کے پاس آکر ان سے فرمایا اب سوتے رہو اور آرام کرو۔ دیکھو وقت آپہنچا ہے اور ابن آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔(۴۶) اٹھو چلیں ، دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آپہنچا ہے۔

گرفتاری

(۴۷) آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ یہوداہ جو ان بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے امامِ اعظم اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی ۔(۴۸) اور آپ کے پکڑوانے والے نے ان کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے ۔ اسے پکڑلینا ، (۴۹) اور فوراً اس نے سیدنا عیسیٰ المسیح کے پاس آکر کہا اے ربی سلام ! اور آپ کے بوسے لئے ۔(۵۰) سیدنا عیسیٰ المسیح نے اس سے فرمایا میاں ! جس کام کو آئے ہو وہ کرلو۔اس پر انہوں نے پاس آکر سیدنا عیسیٰ پر ہاتھ ڈالا اور آپ کو پکڑلیا۔(۵۱) اور دیکھو سیدنا عیسیٰ کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور امامِ اعظم کے نوکر پر چلا کر اس کا کان اڑادیا۔(۵۲) سیدنا عیسیٰ المسیح نے اس سے فرمایا اپنی تلوار کو میان میں کرلو کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے ۔ (۵۳) کیا تم نہیں سمجھتے کہ میں اپنے پروردگار سے منت کرسکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے پاس ابھی موجود کردیں گے ؟ (۵۴) مگر وہ نوشتے کہ یونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہوں گے ؟ (۵۵) اسی وقت

سیدنا عیسیٰ نے بھیڑ سے فرمایا کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو؟ میں ہر روز بیت اللہ میں بیٹھ کر تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔ (۵۶) مگر یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں اس پر سب صحابہ کرام آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

صدرِ عدالت کے سامنے

(۵۷) اور سیدنا عیسیٰ کے پکڑنے والے آپ کو کائفا نام امامِ اعظم کے پاس لے گئے جہاں فقیہ، اور بزرگ جمع ہوگئے تھے۔ (۵۸) اور حضرت پطرس دُور دُور آپ کے پیچھے پیچھے امامِ اعظم کے دیوان خانہ تک گئے اور اندر جا کر پیادوں کے ساتھ نتیجہ دیکھنے کو بیٹھ گئے۔ (۵۹) اور امامِ اعظم اور سب صدرِ عدالت والے سیدنا عیسیٰ کو مار ڈالنے کے لئے آپ کے خلاف جھوٹی گواہی ڈھونڈنے لگے۔ (۶۰) مگر نہ پائی گو بہت سے جھوٹے گواہ آئے۔ لیکن آخر کار دو گواہوں نے آکر کہا کہ۔ (۶۱) آپ نے کہا ہے میں خدا کے مقدس کو ڈھاسکتا اور تین دن میں اسے بنا سکتا ہوں۔ (۶۲) اور امامِ اعظم نے کھڑے ہو کر آپ سے فرمایا تم جواب نہیں دیتے؟ یہ تمہارے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ (۶۳) مگر سیدنا عیسیٰ خاموش ہی رہے۔ امامِ اعظم نے آپ سے کہا تمہیں زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تم خدا کے محبوب المسیح ہو تو ہم سے کہہ دو۔ (۶۴) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا تم نے خود کہہ دیا بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔ (۶۵) اس پر امامِ اعظم نے یہ کہہ کر اپنے کپڑے پھاڑے کہ آپ نے کفر بکا ہے۔ اب ہم کو گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ دیکھو تم نے ابھی یہ کفر سنا ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ (۶۶) انہوں نے جواب میں کہا آپ قتل کے لائق ہے۔ (۶۷) اس پر انہوں آپ کے منہِ مبارک پر تھوکا اور آپ کے مکے مارے اور بعض نے طمانچے مار کہا۔ اے مسیح ہمیں نبوت سے بتائیے کہ تم کو کس نے مارا؟

حضرت پطرس کا انکار

(۶۹) اور حضرت پطرس باہر صحن میں بیٹھے تھے کہ ایک لونڈی نے آپ کے پاس آکر کہا تم بھی عیسیٰ گلیلی کے ساتھ تھے (۷۰) آپ نے سب کے سامنے یہ کہہ کر انکار کیا کہ میں نہیں جانتا تم کیا کہتی ہو۔ (۷۱) اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلے گئے تو دوسری نے حضرت پطرس کو دیکھا اور جو وہاں تھے ان سے کہ یہ بھی عیسیٰ ناصری کے ساتھ تھا۔ (۷۲) آپ نے قسم کھا کر پھر انکار کیا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ (۷۳) تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے حضرت پطرس کے پاس آکر کہا بیشک تم بھی ان میں سے ہو کیونکہ تمہاری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ (۷۴) اس پر آپ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگے کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا اور فی الفور مرغ نے بانگ دی۔ (۷۵) حضرت پطرس کو سیدنا عیسیٰ کی وہ بات یاد آئی جو آپ نے فرمائی تھی کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تم تین بار میرا انکار کروگے اور آپ باہر جا کر زار زار روئے۔

رکوع ۲۷

سیدنا عیسیٰ المسیح پیلاطس کے سامنے

(۱) جب صبح ہوئی تو سب امامِ اعظم اور قوم کے بزرگوں نے سیدنا عیسیٰ کے خلاف مشورہ کیا کہ آپ کو مار ڈالیں۔(۲) اور آپ باندھ کر لے گئے اور پیلاطس حاکم کے حوالہ کیا۔

یہوداہ اسکریوتی کی موت

(۳) جب آپ کے پکڑوانے والے یہوداہ نے یہ دیکھا کہ آپ مجرم ٹھہرائے گئے تو پچھتایا اور وہ تیس دینار امام اعظم اور بزرگوں کے پاس واپس لاکر کہا۔(۴) میں نے گناہ کیا کہ بے قصور کو قتل کے لئے پکڑوایا انہوں نے کا ہمیں کیا؟ تم جانو۔(۵) اور وہ دیناروں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔(۶) امامِ اعظم نے دینار لے کر ان کو بیت اللہ کے خزانے میں ڈالنا روا نہیں کیونکہ یہ خون کی قیمت ہے۔(۷) پس انہوں نے مشورہ کرکے ان دیناروں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کرنے کے لئے خریدا۔(۸) اس سبب سے وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہے۔(۹) اس وقت وہ پورا ہوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی انہوں نے اس کی قیمت کے وہ تیس دینار لے لئے۔(اس کی قیمت بعض بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی)(۱۰) اور ان کو کمہار کے کھیت کے لئے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا۔

پیلاطس کا سوال

(۱۱) سیدنا عیسیٰ المسیح حاکم کے سامنے کھڑے تھے اور حاکم نے آپ سے یہ پوچھا کہ کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟ سیدنا عیسیٰ المسیح نے اس سے فرمایا تم خود کہتے ہو۔(۱۲) اور جب امامِ اعظم اور بزرگ آپ پر الزام لگا رہے تھے آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔(۱۳) اس پر پیلاطس نے آپ سے کہا کیا تم نہیں سنتے یہ تمہارے خلاف کتنی شہادتیں دیتے ہیں؟(۱۴) آپ نے یہ ایک بات کا بھی اس کو جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔

سزائے موت کا حکم

(۱۵) اور حاکم کا دستور تھا کہ عید پر لوگوں کی خاطر ایک قیدی جسے وہ چاہتے تھے چھوڑ دیتا تھا۔(۱٦) اس وقت برابا نام ان کا ایک مشہور قیدی تھا۔(۱۷) پس جب وہ اکٹھے ہوئے تو پیلاطس نے ان سے فرمایا تم کسے چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر چھوڑدوں ؟ برابا کو یا عیسیٰ کو جو مسیح کہلاتا ہے ؟(۱۸) کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انہوں نے آپ کو حسد سے پکڑوایا ہے ۔(۱۹) اور جب وہ تخت عدالت پر بیٹھا تھا تو اس کی بیوی نے اسے کہلا بھیجا کہ تم اس دینا نتدار سے کچھ کام نہ رکھو کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب سے بہت دکھ اٹھایا ہے۔(۲۰) لیکن امامِ اعظم اور بزرگوں نے عوام الناس کو ابھارا کہ برابا کو مانگ لیں اور سیدنا عیسیٰ کو ہلاک کرائیں۔(۲۱) حاکم نے ان سے کہا کہ ان دونوں میں سے کس کو چاہتے ہو کہ تمہاری خاطر چھوڑدوں ؟ انہوں نے کہا برابا کو۔(۲۲) پیلاطس نے ان سے پھر عیسیٰ کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں ؟ سب نے کہا وہ مصلوب ہو۔(۲۳) اس نے کہا اس نے کیا برائی کی ہے ؟ مگر وہ اور بھی چلا چلا کر کہنے لگے وہ مصلوب ہو۔(۲۴) جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ الٹا بلوا ہوجاتا ہے تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا میں اس دینا نتدار کے خون سے بری ہوں۔ تم جانو (۲۵) سب لوگوں نے جواب میں کہا اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر ! (۲٦)اس نے برابا کو ان کی خاطر چھوڑ دیا اور سیدنا عیسیٰ کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلوب ہو۔

رومی سپاہیوں کے ٹھٹھے اور مذاق

(۲۷) اس پر حاکم کے سپاہیوں نے سیدنا عیسیٰ کو قلعہ میں لے جاکر ساری پلٹن آپ کے گرد جمع کی (۲۸) اور آپ کے کپڑے اتار کر آپ کو قرمزی چوغہ پہنایا۔(۲۹)اور کانٹوں کا تاج بنا کرآپ کے سر پر رکھا اور ایک سر کنڈا آپ کے دہنے ہاتھ میں دیا آپ کے آگے گھٹنے ٹیک کرآپ کو ٹھٹھوں میں اڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب ! (۳۰) اورآپ پر تھوکا اور وہی سر کنڈا لے کرآپ کے سر پر مارنے لگے۔(۳۱) اور جب آپ کا ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کوآپ پر سے اتار کر پھر آپ ہی کے کپڑے پہنائے اور مصلوب کرنے کو لے گئے۔

تصلیب

(۳۲) جب باہر آئے تو انہوں نے شمعون نام ایک کرینی آدمی کو پا کر اسے بیگار میں پکڑا کہ آپ کی صلیب اٹھائے۔(۳۳) اور اس جگہ جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پہنچ کر۔(۳۴) پتِ ملی ہوئی مے آپ کو پینے کو دی مگر آپ نے چکھ کر پینا نہ چاہا۔(۳۵) اور انہوں نے آپ کو مصلوب کیا اور آپ کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ

لئے ۔(۳۶) اور وہاں بیٹھ کر آپ کی نگہبانی کرنے لگے ۔(۳۷) اور آپ کا الزام لکھ کر آپ کے سر سے اوپر لگا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ عیسیٰ ہے ۔(۳۸) اس وقت آپ کے ساتھ دو ڈاکو مصلوب ہوئے ۔ایک دہنے اور ایک بائیں۔ (۳۹) اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر آپ کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے۔ (۴۰) اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تیئں بچا۔ اگر تم ابن اللہ ہو تو صلیب پر سے اتر آؤ۔ (۴۱) اسی طرح امامِ اعظم بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے کہتے تھے ۔ (۴۲) اس نے اوروں کو بچایا ، اپنے تیئں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔ (۴۳) اس نے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کیا ہے اگر وہ اسے چاہتا ہے تو اب اس کو چھڑالے کیونکہ اس نے کہا تھا میں ابن اللہ ہوں۔ (۴۴) اسی طرح ڈاکو بھی جو آپ کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے آپ پر لعن طعن کرتے تھے ۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کی شہادتِ مبارک

(۴۵) اور دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا ۔(۴۶) اور تیسرے پہر کے قریب سیدنا عیسیٰ نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ، ایلی ، لما شبقتنی ؟ یعنی اے میرا خدا ! اے میرے خدا آپ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ؟ (۴۷) جو وہاں کھڑے تھے ان میں سے بعض نے سن کر کہا یہ الیاس کو پکارتا ہے ۔(۴۸) اور فوراً ان میں سے ایک شخص دوڑا اور سپنج لے کر سرمیں ڈبویا اور سرکنڈے پر رکھ کر آپ کو چسایا ۔ (۴۹) مگر باقیوں نے کہا ٹھہر جاؤ، دیکھیں تو الیاس اسے بچانے آتا ہے یا نہیں۔ (۵۰) سیدنا عیسیٰ المسیح نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی ۔ (۵۱) اور مقدس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں۔ (۵۲) اور قبریں کھل گئیں اور بہت سے جسم ان مقدسوں کے جو سو گئے تھے جی اٹھے ۔(۵۳) اور آپ کے جی اٹھنے کے بعد قبروں سے نکل کر مقدس شہر میں گئے اور بہتوں کو دکھائی دیئے۔ (۵۴) پس صوبہ دار اور جو اس کے ساتھ سیدنا عیسیٰ کی نگہبانی کرتے تھے بھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈر کر کہنے لگے کہ یہ بیشک یہ ابن اللہ تھے۔ (۵۵) اور وہاں بہت سی عورتیں جو گلیل سے سیدنا عیسیٰ کی خدمت کرتی ہوئی آپ کے پیچھے پیچھے آئی تھیں دور سے دیکھ رہی تھیں ۔(۵۶) ان میں مریم مگدلینی تھیں اور یعقوب اور یوسیس کی والدہ مریم اور زبدی کے بیٹوں کی والدہ ۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کی تدفین

(۵۷) جب شام ہوئی تو یوسف نام ارمتیاہ کا ایک دولت مند آدمی جو خود بھی سیدنا عیسیٰ المسیح کا شاگرد تھا۔ (۵۸) اس نے پیلاطس کے پاس جا کر سیدنا عیسیٰ المسیح کی لاش مانگی اور پیلاطس نے دے دینے کا حکم دیا ۔ (۵۹) اور یوسف نے جسمِ مبارک کو لے کر صاف مہین چادر میں لپیٹا ۔ (۶۰) اور اپنی نئی قبر میں جو اس نے چٹان میں کھدوائی تھی رکھا۔ پھر وہ ایک بڑا پتھر قبر کے منہ پر لڑھکا کر چلا گیا۔ (۶۱) اور مریم مگدلینی اور دوسری مریم وہاں قبر کے سامنے بیٹھی تھیں۔

قبر پر پہرہ

(۶۲) دوسرے دن جو تیاری کے بعد کا دن تھا امامِ اعظم اور فریسیوں نے پیلاطس کے پاس جمع ہو کر کہا ۔(۶۳) مالک ہمیں یاد ہے کہ اس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا میں تین دن کے بعد جی اٹھوں گا ۔ (۶۴) پس حکم دیجئے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد آکر اسے چرالے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا اور پچھلا دھوکا پہلے سے بھی براُ ہو۔(۶۵) پیلاطس نے ان سے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہیں۔جاؤ جہاں تک تم سے ہوسکے اس کی نگہبانی کرو۔(۶۶) پس وہ دو پہرے والوں کو ساتھ لے کر گئے اور پتھر پر مہر کرکے قبر کی نگہبانی کی ۔

رکوع ۲۸

مردوں میں سے جی اٹھنا

(۱) اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔(۲)اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ پروردگار کا فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آکر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا۔ (۳) اس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی۔ (۴) اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے اور مردہ سے ہوگئے ۔(۵) فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم عیسیٰ کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔(۶) وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے۔آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں مولا پڑے تھے ۔ (۷) اور جلد جا کر ان کے صحابہ کرام سے کہو کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھیں ہیں اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتے ہیں ۔وہاں تم اسے دیکھو گے ۔ دیکھو میں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ (۸) اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ قبر سے جلد روانہ ہو کر آپ کے صحابہ کرام کو خبر دینے دوڑیں۔ (۹) اور دیکھو سیدنا عیسیٰ المسیح ان سے ملے اور ان سے کہا سلام ! انہوں نے پاس آکر آپ کے قدم پکڑے اور آپ کو سجدہ کیا۔(۱۰) اس پر سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان سے فرمایا ڈرو نہیں۔ جاؤ میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں مجھے دیکھیں گے ۔

پہرہ داروں کا بیان

(۱۱) جب وہ جارہی تھیں تو دیکھو پہرے والوں میں سے بعض نے شہر میں آکر تمام ماجرا امامِ اعظم سے بیان کیا۔ (۱۲) اور انہوں نے بزرگوں کے ساتھ جمع ہو کر مشورہ کیا اور سپاہیوں کو بہت سا روپیہ دے کر فرمایا (۱۳) یہ کہہ دینا کہ رات کو جب ہم سو رہے تھے تو اس کے شاگرد آکر اسے چرا لے گئے۔ (۱۴) اور اگر یہ بات حاکم کے کان تک پہنچی تو ہم اسے سمجھا کر تم کو خطرہ سے بچالیں گے۔ (۱۵) پس انہوں نے روپیہ لے کر جیسا سکھایا گیا تھا ویسا ہی کیا اور یہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہے۔

جی اٹھنے کے بعد صحابہ کرام پر ظہور

(۱۶) اور گیارہ صحابہ کرام گلیل کے اس پہاڑ پر گئے جو سیدنا عیسیٰ المسیح نے ان کے لئے مقرر کیا تھا۔ (۱۷) اور انہوں نے آپ کو دیکھ کر سجدہ کیا مگر بعض نے شک کیا۔ (۱۸) سیدنا عیسیٰ نے پاس آکر ان سے باتیں کیں اور فرمایا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ (۱۹) پس تم جا کر سب قوموں کو پیروکار بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روحِ پاک سے اصطباغ دو۔ (۲۰) اور ان کو یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔